عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

قیمت ۱۰ روپے

جلد:۳۳ | ۱۷ تا ۲۳ رشعبان المعظم ۱۴۳۳ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ رجون ۲۰۱۲ء | شمارہ:۲۳

مسواک اور جدید سائنس

عقیدۂ ختم نبوت سے چشم پوشی ایمان سے محرومی

صدقہ وخیرات کی برکات

سفارش

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.org
http://www.khatm-e-nubuwwat.com

Email: editorkn@yahoo.com

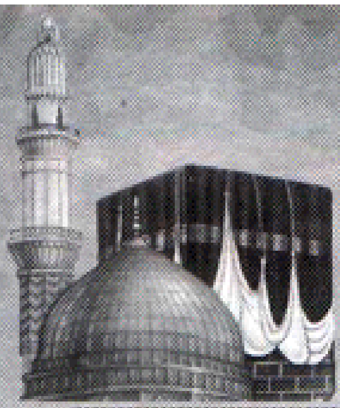

آپ کے مسائل

مولانا اعجاز مصطفیٰ

سابقہ اور موجودہ طلاق کا شرعی حکم

ممتاز حسین، کراچی

س:...... میری شادی ۱۹۸۷ء میں ہوئی تھی۔ اس کے چار سال بعد میں نے اپنی بیوی کو دو طلاقیں دیں اور اب میں نے ۲۰۱۴ء میں تیسری دفعہ طلاق دی۔ کیا یہ طلاق واقع ہوگئی ہے یا نہیں؟ دو طلاق کے بعد بیوی سے شوہر رجوع کر چکا تھا، مہربانی فرما کر تحریر میں لکھ دیجئے۔ عین نوازش ہوگی۔

ج:...... بصورت مسؤلہ ۲۰۱۴ء میں آپ نے اپنی بیوی کو جو ایک طلاق دی ہے، یہ بھی آپ کی بیوی پر واقع ہوچکی ہے۔ سابقہ دو طلاقوں کے ساتھ مل کر مجموعی طور پر یہ کل تین طلاقیں ہوگئی ہیں، لہٰذا آپ کی بیوی پر تین طلاق واقع ہونے کی وجہ سے یہ آپ پر حرمت مغلظہ کے ساتھ حرام ہوچکی ہے، آئندہ کے لئے آپ دونوں کا ایک ساتھ رہنا یا میاں بیوی جیسا تعلق قائم رکھنا جائز نہیں۔ عدت گزارنے کے بعد آپ کی بیوی آپ کے نکاح سے آزاد ہوگی، جہاں چاہے وہ نکاح کرسکے گی۔

واللہ اعلم بالصواب۔

دو طلاق رجعی کا حکم

محمد آصف جمیل کراچی

س:...... عرض یہ ہے کہ ہم میاں بیوی کی لڑائی ہوئی، لڑائی کچھ زیادہ ہوگئی۔ اس وجہ سے غصہ میں میرے منہ سے طلاق کے الفاظ نکل گئے، میں نے زبانی طور پر اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے: ''میں تمہیں طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں'' اب میں اور بیگم دونوں ایک ساتھ رہنا چاہتے ہیں۔ واضح رہے کہ طلاق ۱۴رمئی ۲۰۱۴ء کو دی تھی۔ کیا شریعت میں اس کی گنجائش ہے؟

ج:...... بصورت مسؤلہ اگر واقعتاً سائل کا بیان درست ہے کہ اس نے صرف دو مرتبہ طلاق کے مذکورہ بالا الفاظ کہے تھے، تین مرتبہ نہیں کہے تھے، تو اس صورت میں اس کی بیوی پر دو طلاق رجعی واقع ہوگئی ہیں، جس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے دوران شوہر اگر چاہے تو بیوی سے رجوع کرسکتا ہے اور رجوع کرنے کا بہتر طریقہ یہ ہے کہ دو گواہوں کے سامنے بیوی سے کہہ دے کہ: ''میں نے تجھ سے رجوع کرلیا'' اس کے بعد وہ دونوں حسب سابق میاں بیوی کی طرح ایک ساتھ رہ سکتے ہیں، البتہ آئندہ طلاق دینے میں سخت احتیاط لازم ہے، کیونکہ اگر شوہر ایک مرتبہ بھی طلاق دے گا تو بیوی اس پر ہمیشہ کے لئے حرام ہوجائے گی اور آپس میں دوبارہ نکاح بھی بغیر حلالہ کے نہیں ہوسکے گا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دادی کا دودھ پینے والے بچوں کے نکاح کا حکم

س:...... ایک عورت ہے اس کا ایک بیٹا ہے اور ایک بیٹی ہے، اب عورت کا جو بیٹا ہے اس کے بیٹے اور بیٹیاں ہیں، اسی طرح عورت کی جو بیٹی ہے، اس کے بھی بیٹے اور بیٹیاں ہیں۔ اب مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے جو بیٹا اور بیٹی ہے، ان دونوں کی بڑی جو اولاد ہے انہوں نے اپنی دادی کا دودھ پیا ہے اور جو چھوٹے ہیں، انہوں نے دودھ نہیں پیا ہے ان کے بارے میں بتائیں ان دونوں کا نکاح ہوسکتا ہے یا نہیں؟

ج:...... صورت مسؤلہ میں مذکورہ عورت کے جن پوتوں، پوتیوں اور نواسوں، نواسیوں نے اس کا دودھ پیا ہے چونکہ وہ سب آپس میں رضاعی بہن بھائی بن گئے ہیں، لہٰذا ان کا آپس میں نکاح کرنا جائز نہیں اور نہ ہی ان کے ساتھ ان کا نکاح جائز ہے۔ جنہوں نے دودھ نہیں پیا ہے البتہ جانبین سے جن پوتوں، پوتیوں اور نواسوں، نواسیوں نے مذکورہ عورت (یعنی دادی، نانی) کا دودھ نہیں پیا ہے، ان کا آپس میں نکاح کرنا جائز ہے: ''قال تعالیٰ: واحل لکم ماوراء ذلکم ای ماعدا ماذکرن من المحارم، ھن حلال لکم قالہ عطاء وغیرہ (تفسیر ابن کثیر، ص: ۲/۲۳۰ سورۂ نساء، ۲۴، طبع رشیدیہ)

احکام القرآن للجصاص: ص ۱۲۹/۲۔

واللہ اعلم بالصواب۔

ہفت روزہ
ختمِ نبوۃ
مجلس

جلد:۳۳ ۱۷ تا ۲۳ شعبان المعظم ۱۴۳۵ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲ جون ۲۰۱۴ء شمارہ:۲۳

مجلسِ ادارت
مولانا سید سلیمان یوسف بنوری
صاحبزادہ مولانا عزیز احمد
علامہ احمد میاں حمادی
مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
مولانا قاضی احسان احمد

سرپرست
حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ
حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق سکندر مدظلہ

مدیر اعلیٰ
مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ
مولانا محمد اکرم طوفانی

مدیر
مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

معاون مدیر
عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر
حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ
منظور احمد میؤ ایڈووکیٹ

سرکولیشن منیجر
محمد انور رانا

تزئین وآرائش:
محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بیاد
امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
محدث العصر حضرت مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحبؒ
فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ
ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ
شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ
حضرت مولانا سید انور حسین نفیس الحسینیؒ
مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ
شہید ختم نبوت حضرت مفتی محمد جمیل خانؒ
شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

اس شمارے میں!

مراق کی کرشمہ سازی!	۴	اداریہ
عقیدہ ختم نبوت سے چشم پوشی......	۶	مولانا محمد اکرم فنا مظاہری
صدقہ وخیرات کی برکات	۹	سعید احمد، اٹک سٹی
مسواک اور جدید سائنس	۱۱	محمد الیاس عادل
قاری خدا بخشؒ کی رحلت	۱۳	مولانا محمد اسلم نفیس
سفارش	۱۵	مولانا محمد یوسف خان
تحفظ ختم نبوت سیمینار، بدین	۱۷	مولانا مختار احمد
مولانا شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار	۱۸	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
تین روزہ شعور ختم نبوت کورس، بنوں	۲۱	مولانا عبید الرحمٰن الفت
دس قادیانی خاندانوں کا قبول اسلام	۲۲	ڈاکٹر ابرار احمد مغل
سہ روزہ ختم نبوت کورس، گوجرانوالہ	۲۳	مولانا محمد عارف شامی
ختم نبوت کورز پروگرام، منظور کالونی کراچی	۲۵	مولانا محمد رضوان

زرِ تعاون
امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۹۵ ڈالر، یورپ، افریقہ: ۷۵ ڈالر، سعودی عرب،
متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک: ۶۵ ڈالر
فی شمارہ ۱۰ روپے، ششماہی: ۲۲۵ روپے، سالانہ: ۴۵۰ روپے

WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT, A/c# 0010010964680019
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK68ABPA0010010964680019
AALMI MAJLIS TAHAFFUZ KHATM-E-NUBUWWAT 0010010964710018
(انٹرنیشنل بینک اکاؤنٹ نمبر) IBAN NO. PK45ABPA0010010964710018
Allied Bank Binori Town Branch Code: 0159 Karachi.

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
ایم اے جناح روڈ کراچی فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، ۳۴۲۳۴۴۷۶ فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi
Ph:32780337, 34234476 Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶، ۰۶۱-۴۵۸۳۴۸۶
Hazori Bagh Road Multan
Ph:061-4583486, 061-4783486

لندن آفس:
35,Stockwell Green
London, SW9 9HZ U.K
Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سید شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

ادارہ

مراق کی کرشمہ سازی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید نور اللہ مرقدہ نے اپنی ایک تحریر میں ثابت کیا تھا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے مختلف دعاوی اس کے مراق اور مالیخولیا کا نتیجہ تھے۔ چنانچہ آج کی صحبت میں حضرت شہیدؒ کے رسالہ ”مرزا قادیانی... مراق سے نبوت تک“ کا کچھ حصہ پیش خدمت ہے:

امتِ مسلمہ کا عقیدہ یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے بلند بانگ... مگر بے مغز... دعوے ”مراق“ کا کرشمہ تھے، کیونکہ مرزا غلام احمد قادیانی کو بھی اپنے مراق کا اقرار ہے، چنانچہ فرماتے ہیں:

الف:... ”دیکھو میری بیماری کی نسبت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشین گوئی کی تھی جو اسی طرح وقوع میں آئی۔ آپ نے فرمایا تھا کہ مسیح جب آسمان سے اُترے گا تو دو زرد چادریں اس نے پہنی ہوں گی، سو اس طرح مجھ کو دو بیماریاں ہیں، ایک اُوپر کے دھڑ کی، اور ایک نیچے کے دھڑ کی، یعنی مراق اور کثرتِ بول۔“ (ملفوظات، ج:۸، ص:۴۴۵)

ب:... ”میرا تو یہ حال ہے کہ دو بیماریوں میں ہمیشہ سے مبتلا رہتا ہوں، پھر بھی آج کل میری مصروفیت کا یہ حال ہے کہ رات کو مکان کے دروازے بند کرکے بڑی بڑی رات تک بیٹھا کام کرتا رہتا ہوں، حالانکہ زیادہ جاگنے سے مراق کی بیماری ترقی کرتی جاتی ہے، دورانِ سر کا دورہ زیادہ ہوجاتا ہے، مگر میں اس بات کی پروا نہیں کرتا اور اس کام کو کئے جاتا ہوں۔“ (ملفوظات مرزا، ج:۲، ص:۳۷۶)

ج:... ”حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل نے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) سے فرمایا کہ: حضور! غلام نبی کو مراق ہے، تو حضور نے فرمایا کہ: ایک رنگ میں سب نبیوں کو مراق ہوتا ہے (نعوذ باللہ) اور مجھ کو بھی ہے۔“ (سیرۃ المہدی، ج:۳، ص:۳۰۴)

اس اقرار و اعتراف سے قطع نظر مرزا غلام احمد قادیانی میں مراق کی علامات بھی کامل طور پر جمع تھیں، مرزا بشیر احمد ایم اے ”سیرۃ المہدی“ میں اپنے ماموں ڈاکٹر میر محمد اسماعیل قادیانی کی ”ماہرانہ شہادت“ نقل کرتے ہیں کہ:

د:... ”ڈاکٹر میر محمد اسماعیل نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے کئی دفعہ حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد) سے سنا ہے کہ مجھے ہسٹریا ہے، بعض اوقات آپ مراق بھی فرمایا کرتے تھے، لیکن دراصل بات یہ ہے کہ آپ کو دماغی محنت اور شبانہ روز تصنیف کی مشقت کی وجہ سے بعض ایسی عصبی علامات پیدا ہوجایا کرتی تھیں، جو ہسٹریا (اور مراق) کے مریضوں میں بھی عموماً دیکھی جاتی ہیں، مثلاً کام کرتے کرتے یک دم ضعف ہوجانا، چکروں کا آنا، ہاتھ پاؤں کا سرد ہوجانا، گھبراہٹ کا دورہ ہوجانا، یا ایسا معلوم ہونا کہ ابھی دَم نکلتا ہے، یا کسی تنگ جگہ یا بعض اوقات زیادہ آدمیوں میں گھر کر بیٹھنے سے دل کا سخت پریشان ہونے لگنا، وغیرہ ذالک۔ (مثلاً بدہضمی، اِسہال، بدخوابی، تفکر،

استغراق، بدحواسی، نسیان، ہذیان، تخیل پسندی، طویل بیانی، اعجاز نمائی، مبالغہ آرائی، دشنام طرازی، فلک پیما دعوے، کشف وکرامات کا اظہار، نبوت ورسالت، فضیلت وبرتری کا اِدّعا، خدائی صفات کا تخیل وغیرہ وغیرہ، اس قسم کی بیسیوں مراقی علامات مرزا صاحب میں پائی جاتی تھیں...ناقل)۔" (سیرۃ المہدی، ج:۲، ص:۵۵)

مرزا صاحب کو مراق کا عارضہ غالباً موروثی تھا، ڈاکٹر شاہ نواز قادیانی لکھتے ہیں:

"...جب خاندان سے اس کی ابتدا ہوچکی تھی تو پھر اگلی نسل میں بے شک یہ مرض منتقل ہوا، چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے فرمایا کہ مجھ کو بھی کبھی کبھی مراق کا دورہ ہوتا ہے۔" (ریویو آف ریلیجنز بابت اگست ۱۹۲۶ء، ص:۱۱)

ڈاکٹر صاحب کے نزدیک مرزا صاحب کے مراق کا سبب عصبی کمزوری تھا، لکھتے ہیں:

"واضح ہو کہ حضرت صاحب کی تمام تکالیف مثلاً دورانِ سر، دردِ سر، کمیٔ خواب، تشنجِ دل، بدہضمی، اسہال، کثرتِ پیشاب اور مراق وغیرہ کا صرف ایک ہی باعث تھا اور وہ عصبی کمزوری تھا۔" (ریویو مئی ۱۹۲۷ء، ص:۲۶)

مراق کی علامات میں اہم ترین علامت یہ بیان کی گئی ہے کہ:

"مالیخولیا کا کوئی مریض خیال کرتا ہے کہ میں بادشاہ ہوں، کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں خدا ہوں، کوئی یہ خیال کرتا ہے کہ میں پیغمبر ہوں۔" (بیاض حکیم نورالدین، ج:۱۰، ص:۲۱۲)

یہ تمام علامات مرزا صاحب میں بدرجۂ اتم پائی جاتی ہیں، انہوں نے "آریوں کا بادشاہ" ہونے کا دعویٰ کیا، نبوت سے خدائی تک کے دعوے بڑی شد ومد سے کئے، انبیائے کرام علیہم السلام سے برتری کا دَم بھرا، دس لاکھ معجزات کا اِدّعا کیا، مخلوق کو ایمان لانے کی دعوت دی، اور نہ ماننے والوں کو منکر، کافر اور جہنمی قرار دیا، انبیاء علیہم السلام کی تنقیص کی، صحابہ کرامؓ کو نادان اور اَحمق کہا، اولیائے اُمت پر سب وشتم کیا، مفسرین کو جاہل کہا، محدثین پر طعن کیا، علمائے اُمت کو یہودی کہا، اور پوری اُمت کو فیج اعوج اور گمراہ کہا، اور فحش کلمات سے ان کی تواضع کی۔ یہ کام کسی مجدّد یا ولی کا نہیں ہوسکتا، بلکہ اس کو مراق کی کرشمہ سازی ہی کہا جاسکتا ہے۔

ادنیٰ فہم کا آدمی سمجھ سکتا ہے کہ کلمہ طیبہ "لا الٰہ الّا اللّٰہ" میں اللہ تعالیٰ کے سوا کسی خدا کی گنجائش نہیں، اب اگر ایک شخص سرِ بازار کھڑا ہوکر یہ تقریر کرے کہ:

"اس میں اللہ تعالیٰ کے ماسوا خدا کی نفی کی گئی ہے، اور یہ فقیر اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں اس قدر کامل اور فنافی اللہ کے مقام میں اس قدر راسخ ہے کہ میرا وجود بعینہٖ خدا کا وجود ہے، اس لئے میرے دعویٔ خدائی سے لا الٰہ الّا اللّٰہ کی مہر نہیں ٹوٹتی، بلکہ خدا کی چیز خدا ہی کے پاس رہتی ہے، اور یہ کہ میں نے خدائی کمالات، خدا میں گم ہوکر پائے ہیں، میرا وجود درمیان نہیں، اس لئے میرے خدا ہونے سے "لا الٰہ الّا اللّٰہ" کی صداقت میں فرق نہیں آتا۔"

تو فرمائیے کہ اس فصیح البیان مقرر کے بارے میں عقلاء کیا فیصلہ کریں گے؟ کیا "لا الٰہ الّا اللّٰہ" کی اس عجیب وغریب "تفسیر" کو کرشمہ مراق نہیں قرار دیا جائے گا...؟

اگر قیامت کے دن قادیانیوں کے مسیح موعود مرزا غلام احمد سے سوال ہو کہ تو نے حضرت خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد نبوت کا دعویٰ کرکے کیوں لوگوں کو گمراہ کیا؟ اور اس کے جواب میں مرزا صاحب عرض کرے کہ یا اللہ! یہ سب کچھ میں نے مراق کی وجہ سے کیا تھا، اور اپنے مراقی ہونے کا اظہار بھی خود اپنی زبان وقلم سے کردیا تھا، اب ان "عقل مندوں" سے پوچھئے کہ انہوں نے "مراق کے مریض" کو "مسیح موعود" کیوں مان لیا تھا؟ تو قادیانی اُمت بتائے کہ اس کے پاس اس دلیل کا کیا جواب ہوگا...؟

وصلی اللہ تعالیٰ علیٰ خیر خلقہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

عقیدہ ختم نبوت سے چشم پوشی... ایمان سے محرومی

مولانا محمد اکرم غنا مظاہری

اللہ تعالیٰ انسانیت کی رہبری ورہنمائی کے لیے ابتداء آفرینش سے حضرات انبیاء علیہم السلام کومبعوث فرماتے رہے، سیدنا حضرت آدم علیہ السلام سے یکے بعد دیگرے انبیاء علیہم السلام کی بعثت ہوتی رہی حتی کہ نبی آخرالزماں حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے، آپ ﷺ کی بعثت چونکہ قیامت تک آنے والے تمام انس وجن کے لیے تھی اس لیے آپ کی بعثت کے بعد نبوت ورسالت پر مہر لگادی گئی۔ وحی کا سلسلہ بند، اب آپ ﷺ کے بعد کسی پر وحی کا نزول نہیں ہوگا، لہٰذا آپ ﷺ زمان ومکان ہر طرح سے آخری پیغمبر اور رسول ہونے کی حیثیت سے خاتم النبیین کے اعلیٰ مقام پر فائز ہوگئے۔

یہی عقیدہ، عقیدۂ ختم نبوت ہے جو اسلام کا اصولی و بنیادی عقیدہ ہے، جس میں ادنیٰ درجے کا شک وشبہ بھی دائرہ ایمان سے خارج کردیتا ہے۔ عقیدۂ ختم نبوت قرآن کریم کی سو سے زائد آیات کریمہ اور دوسو سے زائد احادیث نبوی سے ثابت ہوتا ہے۔ ختم نبوت وہ اجماعی عقیدہ ہے جس پر چودہ سو سال سے تمام امت مسلمہ کا اجماع چلا آرہا ہے اور یہی وہ اجماعی مسئلہ ہے جس پر تمام صحابہ کا سب سے پہلے اتفاق ہوا۔ ختم نبوت ہی وہ حساس ونازک مسئلہ ہے جس پر حضرات صحابہ نے جہاد کرتے ہوئے سب سے پہلے اتنی بڑی تعداد (بارہ سو جس میں سات سو حفاظ تھے) میں اپنی جانوں کی قربانی پیش کی کہ کفار ومشرکین کے ساتھ جہاد کرتے ہوئے اب تک کے تمام غزوات وسرایا میں اتنی بڑی تعداد میں جانیں قربان کرنے کی ضرورت پیش نہیں آئی۔ یہی وہ مسئلہ ختم نبوت ہے جس کی مخالفت کرتے ہوئے نبوت کا دعویٰ کرنے والے اسود عنسی کو نبی رحمت ﷺ نے کذاب ودجال کہتے ہوئے اس کے قتل کرنے کا حکم دیا؛ جبکہ آپ ﷺ نے اپنے اوپر پتھر پھینکنے والوں کو دعائیں دیں، روزانہ گندگی پھینکنے والی بوڑھی عورت کے بیمار ہونے پر عیادت کی، اپنے جانی دشمن کو امان دی، اور وہ نبی جو ایمان سے محروم نعش کو دیکھ کر رنج وغم کا اظہار کیا کرتے تھے، جھوٹے مدعی نبوت اسود عنسی کے قتل ہونے پر خوشی کا اظہار اور قتل کرنے والے صحابی کی کامیابی کا اعلان اپنی زبان مبارک سے کرتے ہوئے ارشاد فرماتے ہیں: فاز فیروز (فیروز کامیاب ہوگیا)۔ الغرض عقیدۂ ختم نبوت مذہب اسلام میں عقیدۂ توحید کی طرح بنیادی عقیدہ ہے یعنی جس طرح خدا اپنی خدائی میں وحدہ لاشریک ہے اسی طرح محبوب خدا خاتمیت نبوت ورسالت میں لاشریک ہیں جس طرح خدا کی وحدانیت میں ذرہ برابر شک کرنے والا ایمان سے محروم ہوتا ہے اسی طرح محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خاتمیت میں ذرہ برابر شک کرنے والا ایمان سے محروم ہوجاتا ہے۔

چودہ سو سال سے مسلمان عقیدۂ ختم نبوت پر جمے ہوئے ہیں، اس لیے عرصے میں کوئی دور ایسا نہیں گذرا جس میں عقیدۂ ختم نبوت پر اجماع نہ ہوا ہو، مگر ساتھ ساتھ یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشین گوئی کے مطابق قیامت تک تیس کذاب ودجال پیدا ہوں گے، جو مختلف ادوار میں نبوت کا دعویٰ کرتے رہیں گے۔ جس کا سلسلہ عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہی سے جاری ہے۔

چودہ سو سالہ اسلامی تاریخ میں بے شمار لوگوں نے نبوت کا دعویٰ کیا ان ہی میں سے ایک جھوٹا مدعی نبوت مرزا غلام احمد قادیانی ہے جس کو انگریزوں نے امت مسلمہ میں تفرقہ پیدا کرنے کے لیے مدعی نبوت بنا کر مسلمانوں میں کھڑا کیا۔ مرزا غلام احمد قادیانی ۱۸۳۹ء یا ۱۸۴۰ء میں ہندوستان کے صوبہ پنجاب ضلع گورداسپور کی ایک چھوٹی سی بستی ''قادیان'' میں پیدا ہوا۔ اسی قادیان کی طرف نسبت کرتے ہوئے اس کے متبعین کو قادیانی کہا جاتا ہے۔ پہلے اس نے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا پھر ۱۸۹۱ء میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں اس کی کتاب ''فتح اسلام'' شائع ہوئی جس میں اس بات کا دعویٰ تھا کہ وہ تمثیل مسیح اور مسیح موعود ہے۔ اس کے بعد ۱۹۰۰ء میں نبوت کا دعویٰ کیا اور ۱۹۰۱ء سے صراحۃً اپنے کو نبی لکھنا شروع کیا۔ (ماخوذ قادیانیت مطالعہ وجائزہ)

مرزا غلام احمد قادیانی کی حقیقت اس کی تصانیف کے مطالعہ سے واضح ہوجاتی ہے۔ اس کے بے شمار دعوے ہیں اور ان دعوؤں میں اس قدر تضاد ہے کہ خود اس کے متبعین ہی اس کی متضاد باتوں سے پریشان ولاجواب ہیں۔ مگر اس کے باوجود مال دولت کی حرص اور جہالت کی وجہ سے امت مسلمہ

کے کچھ افراد اس فتنے کے مکر وفریب کا شکار ہیں جو اس وقت امت مسلمہ کے لئے ایک چیلنج بن چکا ہے۔ لہٰذا امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس فتنے کا مقابلہ کر کے اپنے ایمان وعقیدے کا تحفظ کرے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی پیروی کرتے ہوئے ہر زمانے میں امت مسلمہ نے جھوٹے مدعیان نبوت کا مقابلہ کیا۔اور ہر ابھرنے والے فتنے کو وہیں دفن کردیا،مگر بدقسمتی یہ کہ مرزا غلام قادیانی نے جس وقت اور جس ملک میں اپنے فتنے کا آغاز کیا وہ وقت اور وہ ملک اسلامی حکومت سے محروم ہو چکا تھا اگر اسلامی حکومت ہوتی تو مرزا کا بھی وہی حشر ہوتا جو اسود عنسی اور مسیلمہ کذاب کا ہوا تھا،اب مسلمانوں کے لیے اس فتنہ کو روکنے کے لیے علمی جہاد یعنی بحث ومباحثہ تحریر وتقریر ہی ایک راستہ تھا۔الحمد للہ علماء حق نے علمی جہاد کے ذریعے بہت حد تک اس فتنہ کو دبایا جس کا اندازہ اس اقتباس سے ہوتا ہے" فتنہ قادیانیت ایک بہت بڑے فتنہ کی شکل میں ابھرا تھا چنانچہ محدث العصر علامہ انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ کے قول کے مطابق اتنا بڑا فتنہ تھا جس کے آغاز کے وقت ایسا اندازہ ہوتا تھا کہ یہ ملت اسلامیہ کو اپنے بہاؤ میں بہا کر لے جائے گا،لیکن علماء دیوبند نے اس کے آگے بند باندھ کر اس فتنہ کی شر انگیزیوں اور گمراہیوں سے امت کو محفوظ کردیا۔"(آئینہ قادیانیت)

علماء کی بے شمار قربانیوں کے باوجود فتنہ قادیانیت کے پھیلاؤ کا سب سے بڑا راز یہ ہے کہ اس فتنہ نے اسلام کا لبادہ اوڑھ کر مسلمانوں کو گمراہ کرنے کا بیڑہ اٹھا رکھا ہے،جس سے مسلمان آسانی سے اس کے مکر وفریب کا شکار ہو جاتے ہیں۔ایک بہت بڑی وجہ یہ بھی ہے کہ یہ فتنہ اپنے بل بوتے پر قائم نہیں ہوا بلکہ ابتداء ہی سے اسے یہودیوں اور عیسائیوں کی سرپرستی حاصل رہی ہے۔نیز زن،زر،زمین اور مال ودولت کو بھی اس کے لئے بڑے ہتھیار کے طور پر استعمال کیا گیا ہے جس میں اس کو بڑی کامیابی ملی ہے،اسی طرح متفقہ مسائل وعقائد میں شکوک وشبہات اور بحث ومباحثہ کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان کو متزلزل کرنے میں بھی اس فتنہ کو بڑی کامیابی حاصل ہے،اسی لیے مباحثہ ومناظرہ میں نزول عیسیٰ علیہ السلام،ختم نبوت کا مفہوم،اجرائے نبوت،امام مہدی کی تشریف آوری جیسے دقیق علمی مسائل وعقائد پر گفتگو کرتے ہیں۔(ماخوذ آئینہ قادیانیت)

ختم نبوت کا تعلق براہ راست رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے چونکہ جب کوئی نبوت کا دعویٰ کرتا ہے تو وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کو چھیننے کی ناپاک کوشش کرتا ہے،لہٰذا ختم نبوت کی حفاظت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے تاج ختم نبوت کی حفاظت ہے۔ختم نبوت کا تحفظ ایمان کے تحفظ کے ساتھ ساتھ اپنی غیرت وحمیت کا ثبوت بھی ہے چونکہ قادیانیوں نے ختم نبوت کے ساتھ ساتھ اسلام کی دیگر بنیادوں کو بھی تبدیل کردیا ہے۔چنانچہ کلمہ طیبہ میں محمد سے محمد رسول اللہ کے بجائے مرزا غلام احمد قادیانی کو مراد لیتے ہیں قرآن مجید کے بجائے تذکرہ نامی کتاب پر ان کا ایمان ہے،مکہ ومدینہ کے بجائے قادیان ان کا مرکز عقیدت ہے،حواریں مرزا کو خلفاء راشدین رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کا درجہ دیا جاتا ہے،امہات المؤمنین کے بجائے مرزا کی بیوی کو ام المؤمنین کہا جاتا ہے،حضرت فاطمہ کی جگہ مرزا کی بیٹی کو جنتی عورتوں کی سردار کہا جاتا ہے۔کیا اب بھی مسلمان تماشائی بنے رہیں گے یا اپنی غیرت وحمیت کا ثبوت پیش کریں گے؟یاد رہے عقیدۂ ختم نبوت سے چشم پوشی اپنے ایمان سے محرومی ہے۔آخر اس سے چشم پوشی کیسے کی جائے جبکہ ختم نبوت ایک ایسا صاف اور واضح مسئلہ ہے کہ اس کے خلاف بات سننا بھی اپنے ایمان کو خطرے میں ڈالنا ہے،چنانچہ امام اعظم ابوحنیفہؒ کا فتویٰ ہے کہ جھوٹے مدعی نبوت سے نبوت پر دلیل مانگنے والا بھی کافر ہے۔

موجودہ زمانے میں عقیدۂ ختم نبوت سے بہت غفلت ولا پرواہی برتی جارہی ہے۔دین وایمان سے دوری اور جہالت وبے دینی کی وجہ سے مسلمانوں کی ایک بڑی تعداد اس اسلامی بنیادی عقیدے سے غافل ہے،اور وہ قادیانی جو مسلمانوں کے عقیدۂ ختم نبوت پر حملہ کر کے مسلمانوں کو مرتد بنا رہے ہیں،مسلمان یا تو ان کی طرف توجہ ہی نہیں کرتے یا پھر ان کو زیادہ سے زیادہ ایک گمراہ فرقہ تصور کرتے ہیں جبکہ قادیانی عالم اسلام کے متفقہ فیصلہ سے مرتد وزندیق ہیں،حکومت پاکستان نے انہیں غیر مسلم اقلیت قرار دیا ہے۔ایک طرف مسلمانوں کی غفلت ولا پرواہی دوسری طرف قادیانیوں کی جد وجہد،نتیجہ یہ ہے کہ مسلم معاشرہ قادیانیوں کا شکار ہوتا جارہا ہے۔قادیانوں نے پہلے اپنا ہدف گاؤں ودیہات کو بنایا جب ان کو وہاں کامیابی ملی تو اب وہ شہروں کا رخ کر چکے ہیں،اور بڑی تیزی کے ساتھ قادیانیت کا فتنہ شہروں میں پھیلتا جارہا ہے،مسلمانوں کی جہالت وغفلت نے ان کے لئے میدان کو اس قدر ہموار کردیا ہے کہ قادیانی مسلم اکثریتی علاقوں میں بلا خوف وخطر اپنا مشن جاری رکھے ہوئے ہیں،فتنۂ قادیانیت مسلمانوں کے لئے جاہ کن اسلیئے بھی ہے کہ اس کا سارا زور مسلمانوں کے خلاف ہوتا ہے وہ غیر مسلم پر محنت نہیں کرتے مسلمان ہی ان کا تختۂ مشق بنے ہوئے ہیں۔طرح طرح کے حربے استعمال کرتے ہوئے مسلمانوں کو اپنے مکر وفریب کا شکار کر رہے ہیں۔

ان حالات میں امت مسلمہ کے ایک ایک فرد کی ذمہ داری ہے کہ عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کی فکر کرتے ہوئے قادیانیت کا مقابلہ کرے۔ عقیدۂ ختم نبوت کے جزو ایمان ہونے کو عوام الناس کو سمجھائے، قادیانیوں کی جعلسازی اور ان کے مکر وفریب سے امت کو واقف کرایا جائے، پورے مسلم معاشرہ پر حساس نگاہ رکھی جائے جہاں قادیانی کی آمد کی اطلاع ہو اس کے خلاف سخت کارروائی کی جائے، حکومت ہند سے مطالبہ کیا جائے کہ وہ قادیانی کافر پر لفظ ''مسلم'' استعمال کرنے پر پابندی عائد کرے، جن علاقوں میں قادیانیت پھیل چکی ہو وہاں علماء کی نگرانی میں حالات کا جائزہ لے کر ایسا لائحہ عمل تیار کیا جائے جس سے مسلمانوں کا ایمان محفوظ اور قادیانیت کا خاتمہ ہوجائے، جن علاقوں میں مال ودولت کے ذریعے غریب مسلمانوں کے ایمان پر حملہ کیا جارہا ہے وہاں بیت المال قائم کر کے ضرورت مندوں کی ضرورت پوری کی جائے اور نوجوان اور صحت مند افراد کے لئے روزگار کے مواقع فراہم کئے جائیں۔ مساجد تعمیر کرکے مکاتب کا نظام چلایا جائے اور جہاں مساجد قائم ہیں وہاں قادیانیت سے واقف تجربہ کار ائمہ کرام کا تقرر کیا جائے اور کوشش اس بات کی کی جائے کہ تنخواہ معیاری ہو تاکہ علماء معاشی الجھنوں سے دور رہ کر یکسوئی و انہماک اور ہمت و حوصلہ کے ساتھ قادیانیت کا مقابلہ کرکے مسلمانوں کے ایمان کی حفاظت کرسکیں، اسی طرح مفت تعلیم (دینی و عصری) کا نظم کیا جائے، نیز رشتہ طے کرنے سے پہلے جانبین سے مذہب وعقیدہ کی خوب تحقیق کرائی جائے، چونکہ قادیانیوں کی ایک کوشش یہ بھی ہے کہ مسلم بچیوں کو شادی کرکے انہیں قادیانی بنایا جائے۔

عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور امت مسلمہ کو کفر وارتداد سے بچانے کی یہ چند مؤثر تدابیر ہیں، تمام مسلمانوں کو ان امور کی طرف توجہ دینا چاہئے خصوصا اہل علم اور مال والوں کو زیادہ توجہ دینے کی ضرورت ہے۔ مسلمانوں کو غور کرنا چاہئے کہ جنگ یمامہ میں شہید ہونے والے حضرات صحابہ رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ میں اپنی جانیں نچھاور کردیں۔ آج امت مسلمہ سے جان نہیں مال ووقت اور صلاحیت کی قربانی مانگی جارہی ہے۔ لہٰذا مسلمانوں کو چاہئے کہ حضرات صحابہ کرامؓ کی پیروی کرتے ہوئے حسب استطاعت قربانی پیش کرکے اپنے آپ کو شفاعت محمدی کا مستحق بنالیں! اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو اس ضرورت وتقاضے کو سمجھ کر ہر طرح کی قربانی دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

☆☆..........☆☆

نصابِ تعلیم کو عصری تقاضوں کے ہم آہنگ کرنے کا مطالبہ قوم کو قرآن وسنت سے محروم کرنے کی سازش ہے

لورالائی.... (نمائندہ خصوصی) عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ ہر مسلمان کا فرض ہے۔ مدارس دینیہ کے تحفظ کے لئے اسلامیان پاکستان کا متحد ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ قادیانیت کا اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی واسطہ اور تعلق نہیں۔ قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرکے آئین پاکستان سے غداری کررہے ہیں۔ حکمران قادیانیت نوازی ترک کرکے قادیانیوں کو آئین پاکستان کا پابند بنائیں۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام لورالائی میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لورالائی مولانا ممتاز احمد کی زیر صدارت منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، شیخ الحدیث مولانا حافظ فضل محمد، مرکزی رہنما مولانا قاضی احسان احمد، صوبائی مبلغ مولانا یونس، خواجہ محمد اشرف اور دیگر مقامی علماء نے کیا۔

علماء کرام نے کہا کہ مسلمانوں کی تعلیم وتربیت میں دینی مدارس بڑی اہمیت رکھتے ہیں۔ مدارس روشنی کے مینار ہیں، ان سے لوگوں کو روشنی ملتی ہے، ان سے مسلمانوں کو سیدھا راستہ ملتا ہے اور لوگ کفر وشرک کے خطرات سے محفوظ رہتے ہیں۔ اس لئے مدارس کے تحفظ کے لئے متحد ہونا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ دینی مدارس کو قومی دھارے میں لانے، نصاب تعلیم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے اور مدارس کے علماء کرام کا معاشی مسئلہ حل کرنے کا مروڑ حکمرانوں کے پیٹ میں رہ رہ کر اٹھتا رہتا ہے، چاہئے تو یہ تھا کہ حکمران عصری تعلیمی اداروں میں بہتری لاتے اور نصاب تعلیم میں قرآن وحدیث کی تعلیم کو اہمیت دے کر اسے لازمی قرار دیتے۔

دینی مدارس کے قیام کا مقصد صرف اور صرف دینی تعلیم ہے کہ مساجد آباد رہیں، اذانیں بلند ہوتی رہیں قرآن وحدیث کی تعلیم ہوتی رہے۔ کیا حکمران ان مقاصد سے متفق نہیں....؟ اصل میں تو یہ عالمی طاغوت کا ایجنڈا ہے، جس کی تکمیل کے لئے وہ ہمارے حکمرانوں کو استعمال کرنا چاہتے ہیں قومی سلامتی بل کی آڑ میں دینی مدارس کی آزادی وخودمختاری کو ختم کرنے کی خواہش کبھی کامیاب نہ ہوگی، نصاب تعلیم کو عصری تقاضوں سے ہم آہنگ کرنے کا مطالبہ قوم کو قرآن وسنت کی تعلیم سے محروم کرنے کی سازش ہے۔ حکمران علماء کرام کے معاشی مسائل حل کرنے کی بجائے قوم کے معاشی مسائل حل کریں، مدارس کے نصاب کو بدلنے کی بجائے قومی نصاب کو اسلام کی روشنی سے منور کریں۔ علماء نے کہا کہ مسلمانوں کے تمام مکاتب فکر کے علماء کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کے ماننے والوں کا، اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم سے کوئی تعلق نہیں ہے تو پھر نبوت ورسالت جیسے اعلیٰ اور اشرف مناصب سے کیا تعلق ہے؟

کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت پر ایک سو سے زائد آیات اور دو سو سے زائد احادیث مبارکہ دلالت کررہی ہیں، نیز اسلام سے متصادم قادیانیوں کے باطل عقائد خود ان کے دعویٰ کا منہ ''چڑا'' رہے ہیں، چنانچہ مرزا نے جہاں کرشن، گوپال، نبی ورسول ہونے کے خلاف اسلام دعویٰ کئے ہیں وہیں خود خدا ہونے کا دعویٰ بھی کیا ہے لیکن ان سب کے باوجود قادیانیوں کا خود کو مسلمان ظاہر کرنا امت مسلمہ کے لئے لمحہ فکریہ ہے، اس لئے آج ہر مسلمان کی ذمہ داری ہے کہ قادیانیوں کے اسلام دشمن نظریات سے نوجوان نسل کو آگاہ کرے۔

صدقہ وخیرات کی برکات!

سعید احمد، اٹک سٹی

قرآن مجید میں ارشاد ربانی ہے:

’’مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ سُنْبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ○‘‘

(البقرہ:۲۶۱)

ترجمہ: ’’جو لوگ اپنا مال اللہ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں اُن (کے مال) کی مثال اس دانے کی سی ہے جس سے سات بالیں اُگیں اور ہر ایک بال میں سو سو دانے ہوں اور اللہ جس (کے مال) کو چاہتا ہے زیادہ کرتا ہے وہ بڑی کشائش والا (اور) سب کچھ جاننے والا ہے۔‘‘

مندرجہ بالا آیت ربانی میں اللہ رب العزت نے کتنی اعلیٰ و افضل مثال بیان فرمائی ہے کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی رضا مندی حاصل کرنے کے لئے اپنے مال میں سے صدق و خلوص سے صرف ایک روپیہ بھی فی سبیل اللہ خرچ کرتے ہیں تو وہ ایک روپیہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پہنچ کر سات سو روپے کے برابر ہو جاتا ہے، اب ثواب بھی سات سو روپے کے برابر ہی ملے گا۔ مندرجہ بالا آیت ربانی سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ اللہ تعالیٰ جس کے بارے میں چاہے تو سات سو گنا سے بھی زیادہ ثواب عطا کر دیں، قرآن مجید میں ایسی اعلیٰ و افضل مثال صرف مال فی سبیل اللہ خرچ کرنے کے بارے میں بیان ہوئی کسی اور نیک عمل کے بارے میں بیان نہیں ہوئی ہے۔

’’اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَھُمْ بِالَّیْلِ وَالنَّھَارِ سِرًّا وَّعَلَانِیَۃً فَلَھُمْ اَجْرُھُمْ عِنْدَ رَبِّھِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْھِمْ وَلَا ھُمْ یَحْزَنُوْنَ‘‘

(البقرہ:۲۷۴)

ترجمہ: ’’جو لوگ اپنا مال رات اور دن اور پوشیدہ اور ظاہر (اللہ کی راہ میں) خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ پروردگار کے پاس ہے اور اُن کو (قیامت کے دن) نہ کسی طرح کا خوف ہوگا اور نہ غم۔‘‘

اس آیت ربانی میں بھی ارشاد ربانی ہو رہا ہے کہ جو لوگ فی سبیل اللہ اپنا مال رات دن اور پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتے رہتے ہیں ان کا صلہ اللہ تعالیٰ کے پاس ہے اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے پہلا انعام یہی ملے گا کہ ایسے لوگ قیامت کے دن نہ کسی خوف اور نہ کسی غم میں مبتلا ہوں گے۔ یہ کتنی بڑی سعادت مندی ہے کہ فی سبیل اللہ اپنا مال خرچ کرنے کی وجہ سے قیامت کے دن ایسے لوگ خوف اور غم سے محفوظ ہو کر اللہ کی حفاظت میں آ جائیں گے، اسی لئے محبوب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بلاشبہ صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو ٹھنڈا کرتا ہے اور بُری موت سے بھی بچاتا ہے۔ (جامع ترمذی)

’’مَنْ ذَا الَّذِیْ یُقْرِضُ اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا فَیُضٰعِفَہٗ لَہٗ وَلَہٗٓ اَجْرٌ کَرِیْمٌ۔‘‘

(الحدید:۱۱)

ترجمہ: ’’کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو (نیت) نیک (اور خلوص سے) قرض دے تو وہ اس کو اس سے دُگنا ادا کرے اور اس کے لئے عزت کا صلہ (یعنی جنت) ہے۔‘‘

اس آیت ربانی میں ارشاد ربانی ہو رہا ہے کہ کون ہے جو اللہ تعالیٰ کو قرض دے، یعنی اللہ کی راہ میں صدقہ خیرات دیتے رہا کرو، جس پر اللہ تعالیٰ تمہیں بہت بہتر بدلہ دے گا، کتنا حیرت کا مقام ہے کہ جس خالق کائنات نے پوری کائنات پیدا فرمائی، وہی خالق کائنات قرض مانگ رہا ہے یعنی اس خالق کو غریب غربا کا اتنا خیال ہے کہ اس خالق نے اپنے لئے قرض حسنہ کا لفظ استعمال کر لیا، اسی لئے اسلام میں صدقہ خیرات کی بہت بڑی اہمیت ہے اور اسے جہنم کے مابین حجاب قرار دیا گیا ہے اور وہ دنیا میں بھی انسان کو بہت سی مصیبتوں سے محفوظ رکھتا ہے، صحیح بخاری میں ہے کہ امام الانبیاء، بدر الدجیٰ، خیر الوریٰ حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ:

’’جہنم کی آگ سے بچو، اگرچہ ایک کھجور کے ٹکڑے سے ہی کیوں نہ ہو۔‘‘

صحیح مسلم میں حضرت ابوہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ حبیب کبریا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: ’’صدقہ دینے سے مال کم نہیں ہوتا ہے۔‘‘

صحیح بخاری میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحابؓ سے ایک مرتبہ پوچھا تم میں سے ایسا کون ہے جسے اپنے وارث کا مال اپنے مال سے زیادہ محبوب ہو؟ صحابہ کرامؓ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ ہم میں سے تو ایک بھی ایسا نہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سوچ لو؟ انہوں نے عرض کی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم یہی بات ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: سنو! تمہارا مال وہ ہے جسے تم اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے کر اپنے لئے

آگے بھیج دو اور جو چھوڑ جاؤ گے وہ تمہارا مال نہیں وہ تو تمہارے وارثوں کا مال ہے۔

صحیح مسلم میں حضرت ابو ہریرہؓ نے روایت کی ہے کہ آفتاب نبوت، شاہ لولاک، رحمت للعالمین حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا کہ: اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے کھانا مانگا تھا تو نے نہیں کھلایا، تو وہ کہے گا اے میرے رب! میں تجھے کیسے کھانا کھلاتا جب کہ تو سب لوگوں کی پرورش کرنے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کیا تجھے خبر نہیں کہ تجھ سے میرے فلاں بندے نے کھانا مانگا تھا لیکن تو نے اسے نہیں کھلایا، کیا تجھے خبر نہیں کہ اگر تو اس کو کھانا کھلاتا تو اپنے کھلائے ہوئے کھانے کو میرے یہاں پاتا۔ اللہ تعالیٰ پھر فرمائے گا: اے آدم کے بیٹے! میں نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے مجھے نہیں پلایا تو وہ کہے گا: اے میرے رب! میں تجھے کیسے پانی پلاتا جب کہ تو خود رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے فلاں بندے نے تجھ سے پانی مانگا تھا لیکن تو نے اسے پانی نہیں دیا، اگر تو اسے پانی پلاتا۔ "وہ پانی میرے یہاں پاتا۔"

اس حدیث سے پتا چل رہا ہے کہ بھوکے کو کھانا کھلانا اور پیاسے کو پانی پلانا بڑے اجر و ثواب کا کام ہے اور اس سے اللہ تعالیٰ کا خاص قرب حاصل ہوتا ہے جو صدقہ خیرات کرتا ہے وہی بھوکے کو کھانا بھی کھلائے گا اور پیاسے کو پانی بھی پلائے گا۔

یہ بات بھی یاد رہے کہ خدمت خلق کی اور دوسری صورتیں بھی ہو سکتی ہیں جن میں مال تو صرف نہیں ہوتا ہے مگر ضرورت مند کی ضرورت ضرور پوری ہو جاتی ہے، اسی لئے سراج المنیر محبوب دو عالم سرور کائنات حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ تیرا اپنے بھائی کے چہرے پر ہنسی بکھیرنا صدقہ ہے، بھلائی کا حکم دینا اور برائی سے روکنا صدقہ، راہ بھٹکے ہوئے مسافر کو راہ دکھانا بھی تیرے لئے صدقہ، کمزور بینائی والے شخص کی راہنمائی کرنا صدقہ، پتھر، کانٹے، ہڈی اور ہر تکلیف دہ چیز کو راہ سے ہٹا دینا تیرے لئے صدقہ، اپنے ڈول سے اپنے بھائی کے ڈول میں پانی بھر دینا بھی صدقہ ہے۔ (جامع ترمذی)

امام الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم نے صدقہ کے سلسلے میں ایک جامع بات بیان فرمائی کہ ہر نیک کام صدقہ ہے، اس طرح حدیث نبوی میں صدقات کی مختلف صورتیں بیان ہوئی ہیں، لیکن جو آیت ربانی اور احادیث نبوی اس مضمون کے شروع میں ذکر ہوئی ہیں ان سے واضح طور پر یہ پتا چل رہا ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کی طلب میں اپنے مال کو خرچ کرے اسے بڑی برکات و ثواب حاصل ہوتے ہیں۔

☆☆..........☆☆

شیخ الحدیث حضرت مولانا غلام ربانی رحمۃ اللہ علیہ کی وفات

مولانا عبید الرحمن الفت

سرائے صالح.... استاذ العلماء، فاضل مظاہر العلوم سہارن پور، یادگار اسلاف، سرپرست حلقہ امیر شریعت، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرائے صالح، حضرت مولانا غلام ربانیؒ ۲۶ فروری ۲۰۱۴ء بروز بدھ کوٹلی بالا مانسہرہ میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت مولانا غلام ربانیؒ ۱۹۲۴ء کو مولانا عبدالغنیؒ کے گھر کوٹلی بالا مانسہرہ میں پیدا ہوئے۔ ابتدائی تعلیم اپنے والد مرحومؒ اور نانا مرحوم مولانا غلام عباسؒ سے حاصل کی۔ اس کے بعد مولانا محمد عبداللہ، مولانا محمد نعمان فاضل دیوبند سے درس نظامی کی کتب پڑھیں۔ دورۂ حدیث شریف کے لئے ۱۹۴۳ء میں مدرسہ مظاہر العلوم سہارن پور میں داخلہ لیا، جہاں دیگر اساتذہ کے ساتھ ساتھ شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا کاندھلویؒ سے فیض حاصل کیا۔

سند فراغت کے بعد مانسہرہ کے مضافات میں امامت و خطابت کے ساتھ ساتھ مختلف علوم کی کتب بھی پڑھاتے رہے۔ اس عرصہ میں روزانہ تقریباً ۱۲ میل پیدل مسافت طے کرتے، پھر مدرسہ انوار العلوم محلہ عیدگاہ راولپنڈی میں تدریس کی۔ اس کے بعد قاری حکیم محمد یونس چشتی مجددیؒ (ختم نبوت دواخانہ راولپنڈی) کے اصرار پر جامع مسجد زکریا سرائے صالح تشریف لائے۔ یہاں مختلف مدارس میں تدریس کا سلسلہ جاری رکھا، دس سال بعد جامع مسجد زکریا میں خواجہ خواجگان حضرت مولانا خان محمد صاحبؒ کی سرپرستی میں مدرسہ تحفظ ختم نبوت کا آغاز کیا، جو الحمدللہ جاری و ساری ہے۔ ۲۰۱۲ء میں جب سرائے صالح میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا یونٹ حلقہ امیر شریعت کے نام سے قائم کیا گیا تو آپ نے اس یونٹ کی خصوصی سرپرستی کی۔

بیعت کا تعلق سب سے پہلے ۱۹۵۸ء میں حضرت مولانا محمد یوسف صاحبؒ المعروف حضرت جی (فرزند حضرت مولانا محمد الیاسؒ) سے ہوا۔ ان کے وصال کے بعد تجدید بیعت ۱۹۶۹ء میں گوجر خان میں ایک مرید کے گھر خواجہ عبدالمالک صاحبؒ سے کی اور ایک سال بعد حضرت نے اجازت و خلافت عطا کی۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کو کمال کا ظرف عطا کیا تھا، ہر مسلک کے عوام آپ کی قدر کرتے تھے، آپ کی ذات عالی اس علاقہ کے عوام و خواص کے لئے مرجع خلائق تھی۔ آپ کے تلامذہ میں پیر طریقت حضرت مولانا عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ جیسے حضرات شامل ہیں۔ آخری عمر میں کافی علیل رہے اور بالآخر ۲۶ فروری ۲۰۱۴ء بروز بدھ اس جہاں کو داغ مفارقت دیتے ہوئے دار فانی سے کوچ کر گئے۔ سوگواران میں ایک صاحبزادہ، چار صاحبزادیاں اور لاتعداد تلامذہ کے علاوہ لاکھوں چاہنے والے ہیں۔ آپ کی نماز جنازہ پیر طریقت پیر عزیز الرحمن ہزاروی مدظلہ نے آپ کے آبائی گاؤں کوٹلی بالا میں پڑھائی اور شب ۹ بجے آپ کو سپرد خاک کر دیا گیا۔ ☆☆

مسواک اور جدید سائنس

محمد الیاس عادل

فطرت کبھی بھی انسان کے برعکس نہیں، یہ بھٹکا ہوا انسان جب ہر طرف سے دنیا کی عیاشیوں میں پھرتا پھراتا واپس فطرت کی طرف آتا ہے تو یہ پھر اسے وہی لطف اور فائدہ دیتی ہے۔ جسے چھوڑ کر چمکنے والے دھوکے کی طرف بھاگا تھا۔ بالکل یہی کیفیت مسواک کی ہے یہ ازل سے ابد تک صحت انسانی کے لئے ممد ومعاون رہا تھا اور رہے گا۔

جب سے ہم نے اس نعمت کو ہاتھ سے جانے دیا ہے اس وقت سے اب تک لوگ مسلسل پریشان ہورہے ہیں، ہزاروں روپے برباد کرنے کے بعد بھی صحت جسمانی کے اصل مبدأ اور مرکز کی طرف رجوع نہیں کرتے، بلکہ ایک صاحب عقل نے بڑی حکیمانہ اور پر لطف بات کہی ہے کہ جب سے ہم نے مسواک چھوڑا ہے، اس دن سے ڈینٹل سرجن کی ابتدأ ہوئی ہے۔

دانتوں پر جمی میل:

دانتوں پر جمی ہوئی پیلے رنگ کی میل جس کو لاکھا بھی کہا جاتا ہے اس کی وجہ سے دانت بدنما دکھائی دیتے ہیں، ہر کھانے کے بعد اگر پیلو کی مسواک کی جائے تو اس سے دانتوں پر لاکھا کی تہہ نہیں جمتی اور لاکھا اتر جاتا ہے، دانت صاف اور شفاف ہوجاتے ہیں اور خوبصورت نظر آتے ہیں، دانتوں کی خوبصورتی انسان کی شخصیت میں نکھار پیدا کرتی ہے۔

منہ کی بدبو کا خاتمہ:

جس کسی کے منہ سے بدبو آتی ہو بہت علاج کروایا ہو مگر کسی بھی طرح افاقہ نہ ہوتا ہو تو چاہیے کہ ہر نماز سے قبل خوب اچھی طرح پیلو کی مسواک کرے انشاء اللہ منہ سے آنے والی بدبو کا خاتمہ ہوجائے گا اور فرحت محسوس ہوگی۔

دماغی کمزوری کے لئے:

دماغی کمزوری ہونے کی صورت میں پیلو کی کونپلوں کو روغن ارسا میں خوب اچھی طرح پکا کر تیل نتھار لیا جائے اور روزانہ چند قطرے ناک میں ٹپکائے جائیں، علاوہ ازیں صبح وشام پیلو کی مسواک تقریباً دس منٹ تک روزانہ کی جائے تو بفضل باری تعالیٰ دماغی کمزوری دور ہوگی، دماغ کو تقویت حاصل ہوگی۔

پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ:

پیٹ کے کیڑوں سے نجات حاصل کرنے کی غرض سے پیلو کی مسواک کی چھال کو باریک پیس کر پانچ گرام مقدار کو سات عدد کالی مرچوں کے ساتھ کوٹ لیں اور سات یوم تک روزانہ تازہ پانی کے ساتھ پھانک لیں، اس کے ساتھ ہی صبح، دوپہر شام پیلو کی مسواک کی جائے اور روزانہ مسواک کرنے کا معمول بنالیا جائے انشاء اللہ پیٹ کے کیڑوں کا خاتمہ ہوگا۔ اللہ رب العزت اپنے فضل وکرم سے شفا عطا فرمائے گا۔

مسوڑھوں کی مضبوطی:

اگر مسوڑھے کمزور اور ڈھیلے ہوں، جس کی وجہ سے مسوڑھوں میں ریشہ پیدا ہو کر دانتوں میں درد کی شکایت لاحق ہوجاتی ہو اور بہت تکلیف محسوس ہوتی ہو تو چاہیے کہ ہر نماز سے قبل پیلو کی مسواک کرلی جائے، اس مسواک کرنے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے مسوڑھوں کو ڈھیلا کرنے والی رطوبت نکل جاتی ہے، مسوڑھے تندرست اور ریشے سے پاک رہتے ہیں اور مضبوط ہوجاتے ہیں۔

گلے کی سوجن:

اگر گلے کی اندرونی سطح پر کسی وجہ سے سوزش اور سوجن ہوگئی ہو اور درد ہوتا ہو تو روزانہ بلاناغہ ہر کھانے کے بعد پیلو کی مسواک کو نرم ریشے کی طرح تیار کرکے دانتوں پر کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ پہلے ہی دن افاقہ ہوگا، چند یوم میں گلے کی سوزش ختم ہوجائے گا اور آرام آجائے گا، مگر چاہیے کہ روزانہ مسواک کرنا نہ چھوڑے۔

بلغم کا خاتمہ:

جس کو بلغم کی شکایت ہو، گلے میں ہر وقت بلغم گرتی رہتی ہو جس کے باعث بہت پریشانی ہوتی ہو تو پیلو کی مسواک کا روزانہ باقاعدہ طور پر استعمال کیا جائے، اس مسواک میں بہت سے شفائی خواص مضمر ہیں، یہ مسواک کرنے سے بلغم کا اخراج ہوتا ہے، بیماری جاتی رہتی ہے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفائے کاملہ عطا فرماتا ہے۔

مسوڑھوں کا ورم:

جس کے مسوڑھوں پر ورم ہو، مسوڑھے سوج گئے ہوں، شدید درد محسوس ہوتا ہو تو دن میں پانچ وقت پیلو کی مسواک دانتوں پر کی جائے اور ہر مرتبہ مسواک کرنے کے بعد پیلو کے درخت کے پتوں کا رس انگلی سے مسوڑھوں پر لگا دیا جائے، انشاء اللہ تعالیٰ مسوڑھوں کا ورم ختم ہوجائے گا اور آرام آجائے گا۔

سانس خوشبودار ہوجائے:

جو کوئی اس بات کا خواہاں ہو کہ اس کی سانس سے بدبو نہ آئے، اس کی سانس خوشبودار ہوجائے تو اسے چاہیے کہ وہ ہر نماز سے قبل اور ہر کھانے کے بعد

پیلو کی مسواک کرنے کا معمول بنالے تو انشاء اللہ اس کا مقصد پورا ہوجائے گا، چونکہ دانتوں کے درمیان خوراک کے ذرے پھنسے رہ جاتے ہیں، جن کی وجہ سے اگر صفائی نہ کی جائے تو سڑاند پیدا ہوجاتی ہے، مسواک کرنے کے باعث دانتوں کے درمیان سے غلاظت نکل جاتی ہے دانت صاف اور چمکیلے ہوجاتے ہیں بدبو کا خاتمہ ہوتا ہے اور سانس سے بدبو نہیں آتی۔

نزلہ کا علاج:

جس کو نزلہ کی شکایت لاحق ہو، دائمی نزلہ کا مریض ہو تو وہ دن میں تین مرتبہ صبح، دوپہر، شام کو پیلو کی مسواک کیا کرے، علاوہ ازیں پیلو کے پتوں کا لیپ بھی کرے انشاء اللہ تعالیٰ چند دنوں میں ہی افاقہ ہوگا اور نزلے سے خلاصی ہوگی، اللہ رب العزت شفائے کاملہ عطا فرمائے گا۔

جذام میں افاقہ:

جذام کے مرض میں مبتلا مریض پیلو کی مسواک کی چھال کو باریک پیس کر نصف چائے کا چمچ مقدار میں سات عدد سیاہ مرچیں پیس کر ملائیں اور گیارہ یوم تک روزانہ تازہ پانی سے ایک خوراک کھلائیں مریض ہر نماز سے پہلے خوب اچھی طرح مسواک کرے، بفضل باری تعالیٰ جذام کے عارضہ میں افاقہ ہوگا اور صحت حاصل ہوگی۔

لیس دار مادوں کا اخراج:

جس کے منہ میں بہت زیادہ رطوبت ہو لیس دار مادے کی زیادتی ہو تو روزانہ دن میں پانچ مرتبہ پیلو کی مسواک کیا کرے، اس سے منہ کے لیس دار مادے خارج ہوجائیں گے، اعتدال کی کیفیت پیدا ہوگی منہ کے بہت سے امراض پیلو کی مسواک کرنے سے رفع ہوجاتے ہیں، صحت ٹھیک رہتی ہے۔

بواسیر کا خاتمہ:

بواسیر کے مرض سے خلاصی ونجات کے لئے ہر کھانے کے بعد پیلو کی مسواک کی جائے اور اس کی چھال کو پیس کر پانچ گرام ہمراہ پانچ دانہ مرچ سیاہ گیارہ یوم تک روزانہ بلاناغہ پانی کے ساتھ کھائیں۔ قبض کرنے والی خوراک سے پرہیز کریں۔ انشاء اللہ تعالیٰ بواسیر کا خاتمہ ہوگا، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفائے کاملہ عطا فرماتا ہے۔

جوڑوں کا درد:

جوڑوں کے درد میں مبتلا مریض روزانہ پیلو کی مسواک کرنے کا معمول بنالیں، اس مسواک میں قدرتی طور پر بہت سے امراض سے بچاؤ اور ان امراض سے نجات کے شفائی خواص مضمر ہیں روزانہ مسواک کرنے سے منہ میں بننے والی رطوبت میں مسواک کے شفائی اثرات شامل ہوجاتے ہیں جو جسم انسانی کو فائدہ پہنچاتے ہیں، جوڑوں کے درد ہونے کی صورت میں روزانہ مسواک کرنے کے ساتھ ساتھ پیلو کے پتوں کو پیس کر ان میں روغن زیتون ملایا جائے اور جوڑوں کے ورم والی جگہ پر خوب اچھی طرح مالش کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ درد میں افاقہ ہوگا اور رفتہ رفتہ آرام آجائے گا۔

زخم جلد مندمل ہوجائیں:

اگر جسم پر پھوڑوں کی وجہ سے زخم بن گئے آرام نہ آتا ہو تو پیلو کے پتے اور مسواک کی چھال باریک کوٹ کر روغن زیتون میں ملائیں اور پھوڑوں پر لگائیں سات یوم تک روزانہ لگائیں، اس دوران پیلو کی مسواک دانتوں کی صفائی کی غرض سے استعمال کریں۔ مسواک کے شفائی اثرات اپنا جلد اثر دکھائیں گے۔ بفضل باری تعالیٰ چند دنوں میں ہی پھوڑوں والے زخم مندمل ہوجائیں گے۔

منہ کے زخم:

جس کے منہ کے اندر زخم بن گئے ہوں شدید تکلیف محسوس ہوتی ہو تو دن میں پانچ مرتبہ پیلو کی مسواک کی جائے اور پیلو کے پتے اُبال کر غرارے کئے جائیں تو منہ کے زخموں میں فائدہ ہوتا ہے، اس سے منہ کے زخم جلد ٹھیک ہوجاتے ہیں، اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے شفائے کاملہ عطا فرماتا ہے، منہ کے زخموں میں آرام حاصل کرنے کے لئے یہ نہایت مجرب وآزمودہ عمل ہے۔

بواسیر کا مجرب علاج:

بواسیر کے حالت میں فوری اور جلد شفایابی کے حصول کی غرض سے ہر کھانے کے بعد پیلو کی مسواک کرنے کا معمول بنالیا جائے، رات کو سونے سے قبل ضرور مسواک کی جائے اور مسواک کی چھال، پیلو کے پتے باریک پیس کر اس میں روغن زیتون ملایا جائے اور چوبیس گھنٹے کے لئے رکھ دیں، اس کے بعد اس تیل میں روئی تر کرکے بواسیر کے مسوں پر دن میں تین بار لگائی جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ مسوں کا خاتمہ ہوجائے گا، تکلیف سے نجات حاصل ہوگی اور تھوڑے ہی دنوں میں مکمل طور پر آرام آجائے گا اس مقصد کے لئے نہایت مجرب وآزمودہ علاج ہے۔

سر درد کے لئے:

جس کے سر میں درد کی شکایت لاحق ہوگئی ہو درد کے باعث ٹیسیں اٹھتی ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ پہلے وضو کرے اور پھر خوب اچھی طرح پیلو کی مسواک کرے، اس کے بعد پیلو کی کونپلوں کو روغن ایرسا میں پکا کر اور چند قطرے ناک میں ٹپکائے انشاء اللہ تعالیٰ تھوڑی دیر میں ہی سر درد میں افاقہ ہوگا، آرام آجائے گا، اللہ تعالیٰ سر درد سے نجات وشفا عطا فرمائے گا۔

خارش سے نجات:

خارش ہونے کی صورت میں چاہئے کہ وہ دن میں کئی مرتبہ پیلو کی مسواک کرے اور کسی دن بھی غفلت سے کام نہ لے اس کے علاوہ پیلو کے پتوں کو روغن زیتون میں اُبال کر ٹھنڈا کرے اور اس تیل کو خارش زدہ حصوں پر لگائے، اس سے سات یوم کے

اندر اندر انشاء اللہ تعالیٰ خارش سے نجات حاصل ہوگی اور آرام آ جائے گا۔

جلے ہوئے کا علاج:

اگر جسم کا کوئی حصہ جل جائے تو فوری طور پر پیلو کے پتے، مسواک کی چھال باریک کوٹ کر روغن زیتون میں ملائیں اور جلی ہوئی جگہ پر لیپ کر دیں، اس سے نہ تو آبلے پڑیں گے اور نہ ہی بعد میں پیپ پڑے گی، دن میں پانچ مرتبہ پیلو کی مسواک کی جائے تاکہ منہ کی رطوبت کے ذریعہ مسواک کے شفائی اثرات جسم میں داخل ہوں، اس سے بہت جلد فائدہ ہوگا اور چند دنوں میں ہی جلے ہوئے زخم ٹھیک ہو جائیں گے اور شفائے کاملہ حاصل ہوگی۔

آنتوں کے زخموں کے لئے:

جس کی آنتوں میں زخم ہوں تو اسے چاہئے کہ وہ ہر کھانے کے بعد پیلو کی مسواک کیا کرے، اس کے علاوہ پیلو کے پھول سوکھا کر ان کو پیس لے اور شہد خالص کے ایک چمچ میں ایک چٹکی یہ سفوف ملا کر چاٹ لے، دن میں تین مرتبہ کھائے انشاء اللہ مرض میں افاقہ ہوگا، اللہ رب العزت شفائے کاملہ عطا فرمائے گا اور آنتوں کے زخم ٹھیک ہو جائیں گے۔

سر کے بالوں کی چمک:

جو کوئی اپنے سر پر مہندی لگاتا ہو اور چاہتا ہو کہ اس کے بالوں میں قدرتی چمک آ جائے اور بالوں کی رنگت گہری ہو تو وہ روزانہ صبح اٹھ کر اور رات کو سونے سے قبل پیلو کی مسواک کرنے کا معمول بنا لے علاوہ ازیں جب بھی بالوں کو مہندی لگائی ہو تو پیلو کے پانی میں مہندی تیار کرکے اور پھر بالوں پر لگائے انشاء اللہ تعالیٰ بالوں میں قدرتی چمک پیدا ہوگی اور بالوں پر رنگ بھی گہرا آئے گا۔

ہاضمے کی اصلاح کے لئے:

جس کا ہاضمہ خراب ہو غذا ٹھیک طرح سے ہضم نہ ہوتی ہو تو چاہئے کہ جب بھی کھانا کھائے تو کھانے کے بعد خوب اچھی طرح پیلو کی مسواک کو دانتوں کے اطراف میں اندر اور باہر کی طرف پھیرتے ہوئے کرے انشاء اللہ تعالیٰ نظام ہضم کے لئے پیلو کی مسواک کرنا مفید ہوگا اور ہاضمے کی اصلاح ہوگی بدہضمی کی وجہ سے کھٹے ڈکاروں کا آنا ختم ہو جائے گا، مسواک میں موجود فائدہ مند عناصر منہ میں موجود لعاب کے ذریعے اندر داخل ہو کر نظام ہضم کو فائدہ پہنچاتے ہیں اور ہاضمہ ٹھیک رہتا ہے۔

دانتوں کی مضبوطی:

مسواک کرنے سے دانتوں کی خوب ورزش ہوتی ہے، دانتوں میں طاقت پیدا ہوتی ہے اور وہ مضبوط ہو جاتے ہیں جو مرد و خواتین مسواک روزانہ کرتے ہیں اور دانتوں کی صفائی کا خصوصی طور پر خیال رکھتے ہیں، ان کے دانت کبھی کمزور نہیں ہوتے روزانہ مسواک کرنے سے دانتوں کی کمزوری کی شکایت پیدا نہیں ہوتی اور نہ ہی دانت ہلتے ہیں۔

منہ کی جھلی کی خرابی:

منہ کی اندرونی جھلی کی سوزش اور گرمی دانے ہونے کی وجہ سے خرابی پیدا ہوگئی ہو تو اس کے لئے پیلو کی مسواک کرنا بہت ہی مفید ہے، روزانہ صبح، دوپہر اور شام کو باقاعدگی سے پیلو کی مسواک کی جائے انشاء اللہ تعالیٰ سات یوم میں ہی افاقہ ہوگا اور اللہ رب العزت شفا عطا فرمائے گا۔

دانت کبھی خراب نہ ہوں:

اللہ رب العزت نے دانتوں کو بہت ہی مضبوط بنایا ہے، اگر ان کی مناسب طریقے سے دیکھ بھال کی جائے تو دانت کبھی خراب نہیں ہوتے، زمانہ قدیم کے لوگ اپنے دانتوں کی صحت و حفاظت کا بہت خیال رکھا کرتے تھے، یہی وجہ تھی کہ ان کو دانتوں کے کسی قسم کے مسائل کا بہت ہی کم سامنا کرنا پڑتا تھا، اگر آج سے ہزاروں سال قبل کی اب دریافت ہونے والی کھوپڑی کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ منہ میں دانت بالکل درست حالت میں سالم موجود ہیں۔ آج موجودہ دور میں دانتوں سے غفلت اور ان کی حفاظت سے لاپرواہی کی وجہ سے تقریباً ہر کوئی دانتوں کی کسی نہ کسی خرابی اور بیماری کا شکار نظر آتا ہے مسواک سے دوری بھی اس کی ایک وجہ ہے۔ مسواک کرنے سے دانتوں اور مسوڑھوں کے عضلات کی ورزش ہوتی ہے، ان کے دوران خون میں اضافہ ہوتا ہے جب دانتوں کے درمیان غذا کے ذرات نہ پھنسیں گے ہر کھانے کے بعد مسواک کرکے غذا کے ذرات کو نکال کر دانتوں کو صاف اور شفاف رکھا جائے گا تو پھر دانتوں کے بہت سے امراض سے بچاؤ ممکن ہو جائے گا اور بفضل باری تعالیٰ دانت کبھی بھی خراب نہیں ہوں گے۔

منہ کا ذائقہ ٹھیک کرنا:

جن افراد کے منہ کا ذائقہ خراب ہو گیا ہو کوئی بھی غذا کھائیں تو بدذائقہ معلوم ہوتی ہو تو ان کو چاہئے کہ وہ ہر کھانے کے بعد باقاعدگی سے پیلو کی مسواک کم از کم دس منٹ تک کیا کریں انشاء اللہ تعالیٰ منہ کا ذائقہ ٹھیک ہو جائے گا اور کھانے پینے کی چیز کا ذائقہ اچھا محسوس ہوگا۔

معدہ کی سوزش:

اگر دانت خراب ہوں، مسوڑھوں میں پیپ پیدا ہوگئی ہو تو منہ میں بننے والے تھوک کے مضر اثرات معدے پر بھی پڑتے ہیں جس سے معدہ میں سوزش لاحق ہو سکتی ہے ایسا مرض دانتوں کی صفائی نہ کرنے کے باعث ہوتا ہے، چنانچہ صبح، دوپہر، شام اور کھانے کے بعد پیلو کی مسواک کرنے کا معمول بنا لیا جائے تو دانتوں کی خرابی کے باعث ہونے والی معدہ کی سوزش میں آرام آ جائے گا، اللہ رب العزت اپنے فضل و کرم سے شفا عطا فرمائے گا۔☆☆☆

خادم قرآن

قاری خدابخش کی رحلت

مولانا محمد اسلم نفیس

جوہر آباد .... حضرت قاری خدا بخش صاحب رحمۃ اللہ علیہ چالیس سال سے زائد عرصہ جوہرآباد بلاک نمبر۱ ضلع خوشاب کی مرکزی مسجد میں حفظ قرآن کی کلاس کے لئے خدمات سرانجام دیتے رہے۔۱۳؍مارچ ۲۰۱۴ء بروز جمعہ کی شب ساڑھے نو بجے حرکت قلب بند ہونے کے باعث انتقال فرما گئے۔اناللہ وانا الیہ راجعون۔

حضرت قاری خدا بخش صاحب حضرت مولانا پیر عبدالقادر رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے بھانجے حافظ عبدالوحید رائے پوری ڈھڈیاں شریف والوں کے تلمیذ رشید تھے اور آپ کے پڑوسی بھی تھے۔تجوید کے لئے دارالسلام الاسلامیہ لاہور میں قاری افتخار احمد عثمانی، قاری حسن شاہ صاحب سے شرف تلمذ حاصل کیا۔

تحصیل علم کے بعد استاذ المکرم حافظ عبدالوحید رائے پوری نور اللہ مرقدہ کے حکم پر ابتداً سرگودھا کے قریب ایک دیہات میں کچھ عرصہ خدمت قرآن کی سعادت حاصل کرتے رہے۔وہاں سے حضرت استاذ المکرم کے حکم سے جوہرآباد بلاک نمبر۱ کی مرکزی جامع مسجد میں تشریف لائے، تازیست یہیں خدمت قرآن فرماتے رہے۔

قرآن مجید کے ساتھ محبت قابل دید تھی، حتی کہ اوقات تعلیم کے علاوہ بھی حضرت طلبا کی منزل سننے میں مصروف نظر آتے اور جمعۃ المبارک کی تعطیل آپ پر گراں گزرتی تو گھر میں بچوں کو پڑھانا شروع کردیتے۔اسی قرآنی محبت کا یہ اثر ہے کہ آپ کے تمام بیٹے اور بیٹیاں حافظ قرآن اور مفتی حسین احمد صاحب جید عالم دین ہیں ان میں دو بیٹے مفتی صاحب ہیں،صاحبزادہ مولانا قاری محمد فیصل صاحب جوہرآباد کی معروف دینی درس گاہ علوم شرعیہ میں عرصہ دراز سے فریضہ تدریس انجام دے رہے ہیں اور صاحبزادہ مفتی علی احمد صاحب قاری صاحب کی نشست پر ان کی دینی خدمات کے تسلسل کو جاری رکھے ہوئے ہیں۔

حضرت قاری صاحب کا معمول تھا کہ نماز فجر سے لے کر نماز عشاء تک مسلسل (صرف قیلولہ و کھانا کا وقفہ کرتے) خدمت قرآن میں مصروف رہتے اور اکثر یہ دعا فرماتے:

"اے اللہ! مجھے اپنے گھر کی زیارت نصیب فرما، بری سوسائٹی سے بچا، محتاجی کی زندگی سے محفوظ رکھ۔"

اللہ تعالیٰ نے تینوں دعائیں قبول فرمائیں اور یہ دعا بھی بکثرت فرماتے:

"اللھم بارک لی فی الموت وفی مابعد الموت۔"

حضرت کو نماز عشاء باجماعت ادا فرمارہے تھے کہ دوران نماز میں گھبراہٹ محسوس ہوئی تو اپنے چھوٹے بیٹے مفتی علی احمد کو بلایا اور فرمایا کہ سینے میں تکلیف ہورہی ہے تو مفتی صاحب فوراً قاری صاحب کو ہسپتال لے گئے، ہسپتال جانے سے قبل قاری صاحب نے اپنی اہلیہ کو کچھ رقم صدقہ کے لئے دی، گاڑی پر خود سوار ہوئے، ڈاکٹر کے پاس پہنچے، ڈاکٹر نے اسٹریچر پر لیٹنے کو کہا تو قاری صاحب اس پر خود ہی لیٹ گئے، ڈاکٹر نے چیک کیا تو وقت موعود آ پہنچا اور اپنے خالق حقیقی سے جاملے۔جمعہ کے روز دن دس بجے آپ کی نماز جنازہ مرکزی جامع مسجد بلاک نمبر۱ کے مغربی پارک سیدنا صدیق اکبرؓ میں حضرت مولانا محمد الیاس صاحب کی اقتداء میں ادا کی گئی۔جس میں آپ کے علاقہ بھر کے سینکڑوں شاگردوں اور نامور علماء، صلحاء، قرأ اور عوام الناس نے شرکت کی۔خلاق عالم آپ کے تمام پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور آپ کے درجات بلند فرماکر آپ کی مغفرت فرمائے۔آمین۔

اعمال کی قبولیت کا مدار عقیدہ کی درستگی پر ہے: مولانا توصیف احمد

حیدرآباد.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حیدرآباد کے مبلغ مولانا توصیف احمد نے نوری آباد (ضلع جامشورو) کی سفائرل نمبر۳ میں نماز جمعہ کے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اعمال کی قبولیت کا مدار عقیدہ کی درستگی پر ہے اور ایمان دنیا کی سب سے قیمتی چیز ہے۔امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے فرمایا: چار چیزیں قیمتی ہیں: (۱)مال، (۲)جان، (۳)عزت، (۴)ایمان۔اگر کوئی جان پر ڈاکہ ڈالے تو مال قربان کردو، اگر کوئی عزت پر ڈاکہ ڈالے تو مال و جان دونوں قربان کردو، اگر کوئی ایمان پر ڈاکہ ڈالے تو ایمان کو بچانے کے لئے مال، جان، عزت سب قربان کردو۔

مولانا نے آخر میں تمام نمازیوں سے اپیل کی کہ قادیانی مصنوعات کا بائیکاٹ کیا جائے۔

سفارش

مولانا محمد یوسف خان

معاشرے میں رہتے ہوئے ہر انسان دوسرے انسان کے کام آتا رہتا ہے،اس کام آنے پر اور مختلف قسم کی ضروریات میں لوگوں کا ہاتھ بٹانے اور ان کی مدد کرنے پر یقیناً ثواب ملتا ہے،جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

”جو شخص اپنے بھائی کی ضرورت میں کام آتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کی ضرورت میں کام آتے ہیں اور جو کسی مسلمان کی مصیبت کو حل کردے، اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں کو اس کے لئے حل کردے گا۔“ (صحیح مسلم:۶۷۴۳)

مسلمان بھائی کی ضرورت میں تعاون اللہ اور اس کے محبوب کی خوشنودی کا باعث ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

”جو شخص میری امت میں سے کسی کی ضرورت پورے کرے تاکہ وہ خوش ہوجائے تو اس نے مجھے خوش کیا اور جس نے مجھے خوش کیا اس نے اللہ کو خوش کیا اور جس نے اللہ کو خوش کیا تو وہ اسے جنت میں داخل کرے گا۔“ (شعب الایمان:۷۶۵۳)

چنانچہ بندوں کی ضرورت پوری کرنے اور ان کے کام آنے کا ایک طریقہ سفارش کا بھی ہے جسے عربی میں شفاعۃ کہتے ہیں۔

سفارش کی ترغیب:

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے سفارش کرنے کی ترغیب بھی دلائی، جب کوئی سائل یا ضرورت مند آپ کے پاس آتا تو آپ صحابہ کرامؓ سے فرماتے: ”سفارش کرو تاکہ سفارش کرنے کا ثواب تمہیں ملے۔“ (مشکوٰۃ المصابیح:۴۹۵۶)

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بھی فرمایا:

”جو شخص اچھی سفارش کرے، اسے سفارش کی وجہ سے ثواب ملے گا اور جو شخص بُری سفارش کرے تو اسے اس کا گناہ ملے گا۔“ (النساء:۸۵)

سفارش کی حقیقت:

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے سفارش کو دو حصوں میں تقسیم فرما کر واضح کردیا کہ نہ ہر سفارش بُری ہے اور نہ ہر سفارش اچھی ہے،اچھی سفارش کے لئے یہ شرط ہے کہ جس کی سفارش کی جائے اس کا مطالبہ حق اور جائز ہو اور ضرورت مند اپنی کمزوری کے سبب حاکم یا افسر تک بات نہیں پہنچا سکتا تو آپ اس کی ضرورت کو آگے پہنچادیں، اس سے معلوم ہوا کہ خلاف حق سفارش کرنا، دوسروں کو سفارش کے قبول کرنے پر مجبور کرنا شفاعت سیئہ یعنی بُری سفارش ہے۔

ناجائز کام کی سفارش کرنے والا گناہ میں شریک رہے گا:

سفارش کی حقیقت کو ذہن میں رکھ کر جو انسان کسی نیک اور اچھے کام کی سفارش کرے گا تو یہ صدقۂ جاریہ ہوگا، اسے ثواب ملتا رہے گا،لیکن اگر غیر اخلاقی شرعی اور ناجائز کام کے لئے سفارش کی، خواہ وہ کام بظاہر کتنا ہی اچھا کیوں نہ ہو، سفارش کرنے والے کو اس وقت تک گناہ ہوتا رہے گا جب تک کہ اس کی سفارش کی بنا پر بُرے کام کرنے والا اسے جاری رکھے گا، جیسے کسی چور، ڈاکو، اسمگلر یا دھوکا باز کو سفارش کرکے چھڑوالیا تو جب تک وہ ان جرائم کا سلسلہ جاری رکھے گا سفارش کرنے والا اس وقت تک گناہ میں شریک رہے گا۔اس لئے سفارش کرنے سے پہلے معاملہ کی حقیقت کو اچھی طرح پرکھ لیجئے۔

ثواب کا مدار سفارش کرنے پر ہے نہ کہ اس کے قبول کرنے پر:

سفارش کرتے ہوئے یہ امر مدنظر رہے کہ سفارش کرنے کا مطلب یہ ہے کہ آپ بات آگے پہنچادیں یا کسی درخواست پر تائید لکھ دیں، چاہے وہ سفارش مانی جائے یا نہ،اس شخص کا مطلوبہ کام پورا ہو یا نہ ہو،اس میں سفارش کرنے والے کا کوئی دخل نہ ہونا چاہئے، اگر کام نہ ہو تو سفارش کرنے والے کو ناگواری اور ہتک محسوس نہیں ہونی چاہئے۔ اس لئے کہ مفسرین لکھتے ہیں کہ سفارش والی آیت میں اس بات کی طرف اشارہ موجود ہے کہ سفارش کا ثواب یا عذاب اس بات پر موقوف نہیں کہ وہ سفارش قبول کرلی جائے، بلکہ سزا اور جزا کا تعلق صرف سفارش کہہ دینے کے ساتھ ہے۔ آپ نے اچھی سفارش کردی، بس آپ کو اجر مل گیا۔ غلط سفارش کی تو گناہ ہوا چاہے کام ہو یا نہ ہو۔

سفارش کرنے والے کو ہدیہ لینا جائز نہیں:

ہمارے معاشرہ میں سفارش کے ساتھ ایک اور لفظ رشوت کا استعمال کیا جاتا ہے،علی الاعلان کہا جاتا ہے کہ سفارش یا رشوت میں سے کوئی چیز استعمال کرو تو کام بنے گا اور پھر سفارش کے ساتھ ساتھ رشوت کا دروازہ بھی کھول لیا جاتا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بیماری کی تشخیص کی پہلے ہی پیشگوئی فرمادی۔ ارشاد نبوی ہے:

"یعنی جس نے کسی کی سفارش کی پھر سفارش کرنے کی بنا پر اس نے ہدیہ دیا اور سفارش کرنے والے نے وہ قبول کر لیا تو اس شخص نے سود اور حرام مال کے دروازوں میں سے ایک بڑا دروازہ کھول دیا۔" (ابوداؤد:۳۵۴۱)

اس سے معلوم ہوا کہ سفارش کرنے والے کو ہدیہ اور تحفہ وغیرہ قبول نہیں کرنا چاہیے۔

شرعی حدود میں کسی کو سفارش کا حق نہیں:

یہ درست ہے کہ سفارش صرف حق دار کو حق دلوانے کے لئے کی جانی چاہیے، لیکن حقوق اللہ اور اللہ کی قائم کردہ حدود جاری نہ کرنے کی سفارش کرنا جائز نہیں، اس لئے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ حدود میں سفارش کر کے حائل ہوا تو اس نے اللہ تعالیٰ سے ضد کی۔" (سنن ابوداؤد:۳۵۹۷)

لہٰذا وہ حقوق جن کا تعلق مفاد عامہ سے ہے جیسے لوگوں کی جان و مال کی حفاظت وغیرہ، اس میں کوتاہی کرنے والوں کو اور اس جرم کو اللہ تعالیٰ کی قائم کردہ سزا کو سفارش، تحفہ یا رشوت کے ذریعہ ختم کرا دینا حرام ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"جس کا جذبہ سفارش اس قدر بڑھ جائے کہ اللہ تعالیٰ کی حدود میں سفارش کرنے لگے تو یقیناً اس نے اللہ تعالیٰ کے حکم کا مقابلہ کیا، ایسا شخص مرتے وقت خدا کی ناراضگی میں گرفتار رہے گا۔"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ قریش کے معزز قبیلہ بنو مخزوم کی معزز ترین عورت سے چوری کا جرم سرزد ہو گیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے ہاتھ کاٹنے کا حکم فرمایا۔ لیکن قریش نے باہمی مشورہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محبوب اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے سفارش کروائی، اس پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم انتہائی ناراض ہوئے اور فرمایا: اے اسامہ! تم اللہ کی حدود میں سفارش کرتے ہو، تمہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بنی اسرائیل اسی لئے ہلاک ہوئے کہ جب ان کے معزز لوگ جرم کرتے تو انہیں سزا نہ دیتے تھے اور جب معمولی درجہ کے لوگ جرم کرتے تو انہیں پوری سزا دیتے، اے اسامہ! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے اگر میری بیٹی فاطمہ بھی چوری کی مرتکب ہو تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹ دوں گا۔ (متفق علیہ)

سفارش کی حیثیت مشورہ اور تائید کی ہے نہ کہ حکم کی:

جب کوئی شخص سفارش کرے تو پھر اس کے قبول کرنے پر طرح طرح کے دباؤ نہ ڈالے، نہ تعلق اور رشتہ داری کے ذریعہ، نہ وجاہت اور عہدہ کی وجہ سے، اس لئے کہ سفارش کی حیثیت ایسی ہے جیسے تائید کے ساتھ مشورہ دیا جائے اور یہ بات اس حدیث سے معلوم ہوتی ہے جس میں مذکور ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی آزاد کردہ کنیز نے جب اپنے شوہر مغیث سے طلاق حاصل کر لی، بعد میں مغیث کچھ پریشان نظر آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کنیز سے دوبارہ نکاح کرنے کو فرمایا، اس پر حضرت بریرہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اگر یہ آپ کا حکم ہے تو سر آنکھوں پر اور اگر سفارش یا مشورہ ہے تو میری طبیعت اس پر آمادہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا حکم نہیں بلکہ مشورہ اور سفارش ہے۔ حضرت بریرہؓ نے (اس بات کا یقین رکھتے ہوئے کہ انکار سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ناگواری نہیں ہوگی) صاف طور پر عرض کیا کہ میں یہ سفارش قبول نہیں کرتی، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خوش دلی سے انہیں اس کے حال پر رہنے دیا، یہ سفارش کی حقیقت تھی جو باعث ثواب ہے۔

سفارش:

آج کل لوگوں نے سفارش کا حلیہ اتنا بگاڑ دیا ہے کہ وہ سفارش کے بجائے ایک فیشن، رسم اور رواج کے طور پر جاری ہے، جس میں درحقیقت تعلقات وجاہت اور رعب کا اظہار کرنا اور اس کے ذریعہ دباؤ ڈالنا مقصود ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اگر ان کی سفارش نہ مانی جائے تو ناراض ہو جاتے ہیں، سفارش قبول نہ ہونے کی صورت میں اپنی ہتک اور بے عزتی محسوس کرتے ہیں کہ آج میں نے اس کے لئے استعمال کرنے کے بجائے سودے بازی کی صورت اختیار کی جاتی ہے کہ آج میں نے اس کے لئے سفارش کر دی تو کل یہ میرے لئے سفارش کرے گا اور پھر جس کے پاس سفارش کی وہ قبول کرتے ہوئے سوچنے لگتا ہے کہ اب مجھے بھی اس سے کام نکلوانا چاہئے۔ یقین جانئے آج کل لوگ سفارش قبول کرتے ہوئے گھبراتے ہیں اور کئی بار سوچتے ہیں کہ آج میں نے فلاں کی سفارش کر دی تو کل مجھے بھی دوسرے کا کام کرنا پڑے گا۔ دیکھئے تو سہی! ایک نیک کام کتنا مشکل و پیچیدہ اور بدنام ہو گیا ہے۔ یہاں تک کہ لوگوں کا ذہن بن چکا ہے کہ سفارش کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا، یہ صرف اس وجہ سے ہوا کہ اسلامی تعلیمات میں سفارش کی جو شرعی حقیقت اور حیثیت تھی ہم نے اسے بھلا دیا، جس سے سفارش کی روح ختم ہو گئی۔

سفارش سے پیدا ہونے والے ناسور کا علاج:

اگر سفارش کے وقت ان آداب کا خیال رکھا جائے تو یقیناً آج معاشرہ میں سفارش کے بارے میں جو ذہنیت بن چکی ہے وہ بالکل ختم ہو کر رہ جائے گی اور یہ محسوس ہو جائے گا کہ جائز کام کی سفارش واقعی ثواب کا کام ہے، پھر انشاء اللہ! نہ سفارش کرنا

گراں گزرے گا اور نہ سفارش کروانے کے عادی لوگ سفارش کو بطور ہتھیار استعمال کریں گے، لوگوں کے ذہنوں سے یہ بات نکل جائے گی کہ سفارش کے بغیر کوئی کام نہیں ہوتا۔

۱:... جس کی سفارش کی جائے اس کا مطالبہ جائز اور حق ہونا چاہیے۔

۲:... غیر اخلاقی غیر شرعی کام کے لئے قطعاً سفارش نہ کی جائے، خصوصاً ان امور کے بارے میں بالکل سفارش نہ کی جائے جس کی وجہ سے لوگوں کی جان و مال، عصمت و عزت کے تحفظ کو خطرہ ہو۔

۳:... سفارش کے قبول کرنے پر مجبور نہ کیا جائے اور نہ ہی سفارش کے قبول کرنے پر مختلف طریقوں سے دباؤ ڈالا جائے۔

۴:... سفارش میں اپنے تعلق، رشتہ داری اور وجاہت کو استعمال نہ کیا جائے، اگر یقین ہو جس کی طرف سفارش کی گئی ہے وہ مجبوراً قبول کرے گا تو پھر یہ سفارش ہی نہ کی جائے کہ اگر آپ سفارش قبول نہیں کریں گے تو مجھے گراں نہیں گزرے گا۔

۵:... اگر سفارش قبول نہ کی جائے تو سفارش کرنے والے کو اس سے بے عزتی اور سبکی محسوس نہیں کرنی چاہیے، اس لئے کہ اگر آپ نے ثواب کی خاطر اچھے کام کی سفارش کی تھی چاہے کام ہو یا نہ ہو، آپ کو ثواب مکمل مل جائے گا۔

۶:... سفارش کرنے کے بعد سفارش کرنے والے کو معاملہ سے الگ تھلگ رہنا چاہیے، سفارش مانی جائے یا نہ، سفارش کرنے والے کا اس میں کوئی دخل نہ ہونا چاہیے۔

۷:... کسی شخص کے لئے اس لئے سفارش نہ کی جائے کہ کل یہ میرے لئے بھی سفارش کرے گا۔

۸:... کسی شخص کے لئے سفارش کردی یا اس کی سفارش قبول کرلی تو اب یہ مت سوچئے کہ میں اب اس سے کیا کام نکلواؤں ورنہ ثواب نہیں ملے گا۔

۹:... سفارش کی وجہ سے کام ہو جانے کے بعد سفارش کرنے والے کو کسی قسم کا تحفہ یا ہدیہ نہیں لینا چاہیے، اگر پیش کیا جائے تو سختی سے رد کیا جائے۔

۱۰:... اگر آپ کے پاس سفارش آئے تو غور کیجئے کہ اس کے قبول کرنے سے کسی کا حق تو غصب نہیں ہوتا، اگر ایسا ہے تو سفارش قبول نہ کیجئے، اللہ تعالیٰ کے ہاں آپ کو اس کا اجر ملے گا کہ آپ نے حق دار کو اس کا حق دیا۔

ان تمام امور پر عمل کرکے ہم سفارش کو صحیح طریقہ سے استعمال کرسکیں گے۔ ☆☆

تحفظ ختم نبوت سیمینار، بدین

بدین... (مولانا مختار احمد) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ضلع بدین کے زیر اہتمام ۲۸ مئی بروز بدھ بعد نماز مغرب پریس کلب بدین میں ایک عظیم الشان تحفظ ختم نبوت سیمینار منعقد ہوا۔ بدین کے مختلف مکاتب فکر کے علماء کرام، معزز شخصیات، اسکول، کالج اور دینی مدارس کے طلباء، عوام الناس اور صحافی حضرات نے شرکت کی۔ پریس کلب کا ہال دیکھتے ہی دیکھتے بھر گیا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد کا نعروں سے استقبال کیا گیا۔ ضلع بدین کے مبلغ مولانا مختار احمد نے اسٹیج سیکریٹری کے فرائض سرانجام دیئے۔ تلاوت کلام پاک سے سیمینار کا آغاز ہوا، مولانا فضل اللہ نے ہدیہ نعت پیش کیا۔ مولانا صفدر صدیقی نے تحفظ ختم نبوت اور تحفظ پاکستان پر بیان کیا، آخر میں مولانا قاضی احسان احمد کا ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت'' پر تفصیلی خطاب ہوا۔ مولانا نے کہا کہ ہر آدمی کو اپنے اپنے مقام پر رہتے ہوئے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے کام کرنا چاہیے، کیونکہ عقیدۂ ختم نبوت دین اسلام کے لئے اساس ہے، اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کے ہاں کوئی عمل قابل قبول نہیں۔ انہوں نے سامعین سے قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا وعدہ لیتے ہوئے کہا کہ اگر مسلمان قادیانیوں کا مکمل بائیکاٹ کریں تو قادیانیت اپنی موت آپ ہی مرجائے گی۔ اس سیمینار میں مولانا عبدالغفار جمالی، حافظ عبدالحمید، مولانا محمد عاشق، مولانا محمد اسماعیل، مفتی عبدالغنی نے بھی شرکت کی۔ آخر میں تحفظ ختم نبوت لٹریچر بھی تقسیم کیا گیا۔ دریں اثناء ۲۹ مئی ۲۰۱۴ء بروز جمعرات بعد نماز فجر بسم اللہ مسجد اتفاق کالونی بدین میں مولانا قاضی احسان احمد کا درس ہوا۔ بعد نماز ظہر شادی لارج میں عقیدۂ ختم نبوت پر بیان ہوا، اسی طرح عشاء کے بعد مدینہ مسجد جھڈو میں بھی مولانا قاضی صاحب کا خطاب ہوا۔ ۳۰ جون بروز جمعہ جامع مسجد فضل بھنبھرو میں جمعہ کے اجتماع سے خطاب کیا اور شام کو جامع مسجد ختم نبوت ٹالی سے کنری کے پروگرام کے لئے روانہ ہوئے۔

انتقال پُرملال

بدین... گزشتہ دنوں مجاہد ختم نبوت مولانا عبدالستار چاوڑو انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مولانا عبدالستار چاوڑو صاحب ضلع بدین کی ہر دل عزیز شخصیت تھے۔ ان کی سادگی اور بہادری کے سب معترف تھے۔ انہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لئے بدین میں خوب کام کیا۔ کھڈارو میں ایک قادیانی عورت کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنا دیا گیا تھا تو اس مرد مجاہد کی کوششوں سے قبرستان سے نکال دیا گیا۔ مولانا عبدالستار چاوڑو مدرسہ بدرالعلوم کے مہتمم تھے، ساری زندگی دین کی خدمت میں گزار دی، کبھی مدرسے میں طلبا کا داخلہ بند نہیں کیا، فرمایا کرتے تھے کہ یہ طلبا اللہ تعالیٰ کے مہمان ہیں جو آئے گا، اللہ تعالیٰ اس کے لئے رزق کا بندوبست بھی کردے گا۔ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی کے تبلیغی اسفار کی رپورٹ

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

بندہ نے ۱۳۹۶ھ مطابق ۱۹۷۶ء جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا سے دورۂ حدیث شریف کیا۔ بخاری و ترمذی شریف امیر محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم سے پڑھیں، جبکہ دیگر کتب احادیث دوسرے اساتذہ کرام حضرت مولانا سید جاوید حسین شاہ صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا منیر احمد منور، حضرت مولانا شیخ حبیب احمد، حضرت مولانا محمد امین حال استاذ الحدیث جامعہ خالد بن ولید ٹھینگی کالونی وہاڑی سے پڑھنے کا شرف حاصل ہوا۔ جامعہ میں امسال ۱۶ رجب الرجب مطابق ۱۶ مئی تمام فضلاء جامعہ کا اجلاس منعقد ہوا، جس میں ۱۹۷۶ء سے اب تک تقریباً ساڑھے گیارہ سو علماء کرام جنہوں نے جامعہ سے درس حدیث لے کر سند فراغت حاصل کی کو مدعو کیا گیا تھا۔ چنانچہ ۱۶ مئی کو صبح ۸ بجے سے ۱۲ بجے تک فضلاء کرام کا مقامی اجلاس ہوا، جس میں فضلاء نے اپنی اپنی مصروفیات اور دینی خدمات کا تذکرہ کیا۔ خطاب صرف جمعیت علماء اسلام رحیم یار خان کے امیر مولانا عبدالروف ربانی اور راقم الحروف محمد اسماعیل شجاع آبادی کا ہوا۔

راقم الحروف نے فضلاء کرام سے درخواست کی کہ وہ اپنی مادر علمی سے مکمل رابطہ میں رہیں اپنے دکھ سکھ میں جامعہ کو شریک رکھیں ارباب جامعہ کی تکلیفوں اور خوشیوں میں شریک ہوں۔ نیز راقم الحروف نے کہا کہ ”تاریخ اپنے آپ کو دہراتی ہے“ مرزا قادیانی کے کفر پر سب سے پہلا فتویٰ علماء لدھیانہ مولانا محمد اسماعیل، مولانا عبداللہ نے دیا اور آج سرزمین لدھیانہ سے تعلق رکھنے والے ہم سب کے استاذ محترم مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم تحریک ختم نبوت کی قیادت فرما رہے ہیں اور یہ ہم سب کے لئے باعث عز و افتخار ہے۔ لہٰذا ہمیں حضرت الاستاذ دامت برکاتہم کی قیادت میں تحریک ختم نبوت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہئے۔ نیز تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء میں جامعہ باب العلوم کہروڑ پکا کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ فضلاء کرام کی نشست حضرت شیخ الحدیث دامت برکاتہم اور حضرت مولانا منیر احمد منور مدظلہ کے نصیحت آمیز خطاب اور دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ بعد نماز مغرب جامعہ میں ختم بخاری کی تقریب تھی، جس میں جنوبی پنجاب کے شیوخ حدیث نے خصوصیت کے ساتھ شرکت کی۔ مغرب کی نماز کے بعد طوفان باد و باراں اور موسلا دھار بارش کی وجہ سے تمام انتظامات درہم برہم ہوگئے، جو جامعہ کے وسیع و عریض لان میں کئے گئے تھے۔ بامر مجبوری جامع مسجد کے وسیع و عریض ہال میں عشاء کی نماز کے بعد تقریب شروع ہوئی۔ اختتامی بیان جامعہ احیاء العلوم ظاہر پیر کے صدر المدرسین مولانا منظور احمد نعمانی مدظلہ کا ہوا جبکہ بخاری شریف کی آخری حدیث حضرت الامیر مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم، طحاوی شریف کی آخری حدیث کا درس مولانا منیر احمد منور مدظلہ نے دیا۔

بعد ازاں امسال دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کرنے والے ۷۲ علماء کرام کی دستار بندی ہوئی، فضلاء کرام کے سروں پر دستار فضیلت بدست حضرت شیخ الحدیث مولانا سید جاوید حسین شاہ، حضرت مولانا محمد شاہ مسکین پوری، حضرت حافظ ناصر الدین خاکوانی، حضرت مولانا محمد عابد، مولانا مفتی محمد عبداللہ اساتذہ حدیث جامعہ خیر المدارس ملتان، مولانا ارشاد احمد مہتمم جامعہ دار العلوم کبیر والا، مولانا مفتی عطاء الرحمن شیخ الحدیث دار العلوم مدنیہ بہاولپور، مولانا زبیر احمد صدیقی شیخ الحدیث جامعہ فاروقیہ شجاع آباد سمیت کئی ایک شیوخ حدیث نے رکھی۔

موسلا دھار بارش کے باوجود پروگرام رات گئے تک جاری رہا۔ حضرت الامیر دامت برکاتہم آج خوش خوش نظر آرہے تھے، کیونکہ آپ کے سینکڑوں شاگرد آج اپنی مادر علمی میں جمع تھے۔ نیز حضرت والا سارا دن آنے والے مہمانوں کی خیر خیریت معلوم فرماتے رہے۔ جامعہ کے ناظم اعلیٰ مولانا حبیب الرحمن ناظم مولانا افتخار احمد، استاذ الحدیث مولانا محمد احمد بہاولپوری سمیت تمام اساتذہ کرام مہمانوں کے اعزاز و تکریم میں لگے رہے۔ جامعہ کی خدمات کا مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

کل تعداد فضلاء کرام ۱۱۵۶، کل تعداد فاضلات ۴۷۷، سال رواں کے فضلاء ۷۲، فاضلات ۷۵، زیر تعلیم کل طلبا و طالبات ۲۳۰۰، حفظ مکمل کرنے والے بنین ۱۳۶۱، بنات ۹۹۸، سال رواں کے حفاظ ۵۳، سال رواں کی حافظات ۷۶، اساتذہ و معلمات

۶۰، دیگر عملہ ۲۰، ماہانہ خرچ گندم ۷۵ من ماہانہ، خرچ چاول ۳۲ من ماہانہ خرچ ۷ لاکھ روپے تقریباً۔ بندہ نے رات مدرسہ حفظ القرآن کہروڑپکا میں گزاری، جس کے مدیر بندہ کے خیر المدارس کے زمانہ کے ساتھی قاری عبدالرحمٰن ہیں۔ موصوف قاری عبدالرحمٰن کے والد محترم قاری امیر الدین نامور خادم قرآن تھے، انہوں نے تقسیم کے بعد کہروڑپکا میں مدرسہ کی بنیاد رکھی اور ساری زندگی بے لوث طریقہ پر قرآن پاک کی خدمت وتدریس میں گزاری، اللہ پاک آنجناب کی خدمات کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ ۱۷ رمئی صبح کی نماز کے بعد قاری عبدالرحمٰن زیدمجدہ نے ناشتہ کرایا اور راقم الحروف اگلے سفر پر روانہ ہوگیا۔ مولانا عمیر شاہین نوجوان عالم دین اور جامعہ باب العلوم کے فاضل ہیں، تدریس کے ساتھ تصنیف وتعلیم کا بھی اچھا ذوق رکھتے ہیں، میلسی میں ادارہ بنایا ہوا ہے۔ ان کی دعوت پر حاضری ہوئی، ان کے تصنیفی ذوق کی بندہ نے تحسین کی۔

جامعہ ابوہریرہ میلسی:

جامعہ ہذا میں ۹ بجے صبح حاضری دی اور درجہ رابعہ اور اس سے اوپر کے درجات کے طلباء سے خطاب کیا اور انہیں سالانہ ختم نبوت کورس چناب نگر میں شمولیت کی دعوت دی، کئی ایک ساتھیوں نے نام لکھوائے۔

جامعہ خالد بن ولید وہاڑی:

جامعہ ابوہریرہؓ سے فارغ ہو کر ٹیچنگ کالونی وہاڑی پہنچے، جہاں دوپہر کا آرام کیا، بعد نماز ظہر طلباء اساتذہ کرام سے خطاب کیا، بعدازاں مہتمم جامعہ مولانا ظفر احمد قاسمی مدظلہ سے ملاقات کی۔ موصوف ہمارے استاذ جی حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانوی دامت برکاتہم کے قدیم تلامذہ میں سے ہیں۔ دارالعلوم کبیر والا میں حضرت الشیخ سے شرف تلمذ حاصل کیا اور ابھی تک اپنے آپ کو حضرت الامیر دامت برکاتہم کا حاضر باش شاگرد سمجھتے ہیں۔ ذاتی اور مدرسہ کے معاملات میں حضرت کے مشوروں پر عمل کرنا سعادت سمجھتے ہیں۔ اصلاحی تعلق جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے رہا۔ حضرت کی وفات کے بعد مجلس کے سابق نائب امیر حضرت اقدس سیدانور حسین نفیسؒ کے دامن سے وابستہ ہوگئے اور حضرت والا کی طرف سے خلافت سے نوازے گئے۔ جامعہ کے قیام سے پہلے ارادۂ قیام سے لے کر قیام تک حضرت سید نفیس الحسینیؒ نہ صرف دعا گو رہے، بلکہ قدم قدم پر سرپرستی فرماتے رہے۔

مولانا ظفر احمد قاسمی نے جنگل میں منگل بنایا ہوا ہے۔ دورۂ حدیث شریف تک تمام اسباق اور جماعتیں زیر تعلیم ہیں۔ بخاری شریف خود پڑھاتے ہیں۔ مدرسہ کی تعمیر وترقی میں دن رات متفکر رہتے ہیں۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور ہم جیسے خدام کے ساتھ محبت فرماتے ہیں۔ جامعہ میں تقابل ادیان کا کورس کراتے ہیں۔ اس کے باوجود اجازت مرحمت فرمائی۔ بندہ نے طلباء سے درخواست کی کہ جن طلباء نے اپنے جامعہ میں کورس کرلیا ہے، وہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر میں منعقد ہونے والے سالانہ ختم نبوت کورس میں شرکت فرمائیں، کئی ساتھیوں نے وعدہ کیا۔

ختم نبوت کانفرنس لاہور:

مولانا عزیز الرحمٰن ثانی مجلس کے باہمت مبلغین میں سے ہیں انہوں نے کہا کہ گلشن راوی لاہور کے ایک میرج سینٹر میں ۱۷ رمئی کو بعد نماز مغرب ختم نبوت کانفرنس رکھی ہے شریک ہوں۔ وہاڑی سے سفر کرکے لاہور پہنچے، جہاں کانفرنس زوروں پر تھی اور مولانا ثانی کی گھن گرج جاری تھی، بندہ بھی شریک ہوا۔ مولانا ثانی سے پہلے مولانا قاری علیم الدین شاکر اور کئی ایک علماء کرام نے خطاب کیا جبکہ راقم الحروف کے بعد اتحاد اہلسنت پاکستان کے مرکزی جنرل سیکریٹری مولانا مفتی شاہد مسعود نے خطاب کیا۔ مفتی صاحب فرمارہے تھے کہ دنیا کی کوئی فرم اپنا ماٹو (شعار) کسی اور فرم کو استعمال کرنے کی اجازت نہیں دیتی اور اگر کوئی ایسا ماٹو استعمال کرے تو اس کے خلاف قانونی کارروائی ہوتی ہے۔ قادیانی اسلامی ماٹو (شعائر) نبی علیہ السلام، صحابی، رضی اللہ عنہ، ام المومنین، امیر المومنین، خلیفۃ المسلمین، خلیفہ جیسے مقدس الفاظ جب مرزا قادیانی اور اس کے خاندان، متعلقین کے لئے استعمال کرتے ہیں تو تنازعہ شروع ہوجاتا ہے جسے مسلمان برداشت نہیں کرسکتے۔ بات تھانہ کچہری تک پہنچتی ہے۔ قادیانی اسلامی شعائر استعمال نہ کریں اور مرزا قادیانی اور اس کے خاندان اور متعلقین کے لئے جو مرضی آئے کریں تو لڑائی جھگڑے کا امکان کم ہوتا ہے۔

مولانا مفتی شاہد مسعود مدظلہ کے خطاب کے بعد قاری عبدالعزیز کو جو باہمت عالم دین اور خادم ختم نبوت ہیں اور زرخیز ذہن رکھتے ہیں۔ انہیں دعوت دی گئی کہ وہ مہمانوں کا شکریہ ادا کریں۔ چنانچہ انہوں نے مہمانان گرامی، علماء کرام، شرکاء کانفرنس اور شادی ہال کی انتظامیہ کا شکریہ ادا کیا اور یوں یہ کانفرنس مغرب سے شروع ہو کر تقریباً گیارہ بجے جامع مسجد زبیر گلشن راوی کے خطیب مولانا قاری عزیز الرحمٰن زیدمجدہ کی دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ کانفرنس میں دینی کارکنوں کے علاوہ جدید تعلیم یافتہ طبقہ نے بھی شرکت کی، جس میں علاقہ کے مسلمانوں میں بیداری ہوئی اور انہیں قادیانیت سمجھنے میں مدد ملی۔ کانفرنس سے فراغت کے بعد علماء کرام کی خاطر تواضع کی گئی اور رات کا قیام دفتر لاہور میں رہا۔

جامع مسجد عائشہ میں خطاب:

۱۸ رمئی صبح کی نماز کے بعد جامع مسجد عائشہ

مسلم ٹاؤن میں معراج النبی کے عنوان پر درس دیا۔

جامعۃ المنظور الاسلامیہ صدر لاہور:

ظہر کی نماز کے بعد عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت و ضرورت کے عنوان پر خطاب کیا، جس میں سینکڑوں علماء وطلبا اور عوام الناس نے شرکت کی۔ جامعہ کے مہتمم مولانا سیف اللہ خالد ہیں، جو ہمارے امیر مرکزیہ دامت برکاتہم العالیہ کے قدیمی شاگردوں میں سے ہیں اور حضرت مولانا پیر غلام حبیب نقشبندیؒ چکوال کے خلیفہ مجاز ہیں۔

جامعہ عثمانیہ قینچی میں خطاب:

مولانا سجاد الٰہی تونسہ شریف سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہمارے مدرسہ ختم نبوت مسلم کالونی چناب نگر میں مدرس رہے ہیں۔ انہیں بندہ کی لاہور آمد کی اطلاع ہوئی تو انہوں نے فرمائش کی کہ عشاء کے بعد ہماری مسجد میں درس وبیان ہوجائے تو مولانا عبدالنعیم رحمانی کی معیت میں عثمانیہ مسجد میں حاضری ہوئی۔ مولانا کے اعلانات پر درس کے بجائے جلسہ ہوگیا۔ تلاوت اور نعت کے بعد راقم الحروف نے ’’قادیانی شکوک وشبہات اور ان کے جوابات‘‘ پر عام فہم لیکچر دیا۔ جسے سامعین نے بہت پسند کیا، سامعین جلسہ نے کہا کہ قادیانیت کے دجل وفریب سے متعلق پہلی مرتبہ ہم نے یہ وعظ سنا۔

دارالعلوم دینیہ چتوکی:

۱۹؍مئی دارالعلوم دینیہ چتوکی میں حاضری ہوئی۔ چتوکی میں مولانا ہارون الرشید رشیدی نے بنین وبنات کا مدرسہ قائم کر رکھا ہے، جس میں بنات میں عالیہ دورۂ حدیث شریف تک اسباق ہوتے ہیں جبکہ بنین میں موقوف علیہ تک۔ غیر وفاقی طلبا کی چھٹی کی وجہ سے بیان تو نہ ہوسکا لیکن علاقہ کے دینی مسائل اور جماعتی ضروریات سے آگاہی ہوئی۔

جامعہ محمودیہ رینالہ خورد:

مولانا سید قاری اقبال اخترؒ جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں حفظ وتجوید کی کلاس کے انچارج رہے اور ایک عرصہ تک یہ خدمات سرانجام دیں۔ چند سال پہلے رینالہ خورد جامعہ محمودیہ کا نظم وسنبھالا بنین وبنات میں کثیر تعداد میں طلبا و طالبات زیر تعلیم ہیں، وہاں حاضری ہوئی۔ معلوم ہوا کہ جامعہ کے استاذ مولانا قاری محمد رمضان کا جواں سال صاحبزادہ مولوی محمد عمران اوران کی خوشدامن روڈ ایکسیڈنٹ میں انتقال کرگئے۔ جامعہ میں تعزیت کے لئے حاضری ہوئی تو جامعہ کے مہتمم مولانا سید اکرام اللہ شاہ نے فرمائش کہ چندمنٹ ہمارے طلبا واساتذہ کرام کو وعظ کردیا جائے، چنانچہ ۱۱سے ساڑھے گیارہ بجے تک خطاب ہوا۔

جامعۃ السراج چیچہ وطنی آمد:

مولانا مفتی ظفر اقبال سابق ناظم جامعہ باب العلوم نے چیچہ وطنی میں بورے والا روڈ پر جامعۃ السراج کے نام سے ادارہ قائم کیا۔ معلوم ہوا کہ مفتی صاحب کا پچھلے دنوں آپریشن ہوا تو مفتی صاحب کی عیادت کے لئے حاضری ہوئی اوران کی خیروعافیت معلوم کی۔ ڈاکٹر محمد اعظم چیمہ ہمارے جمعیت طلبا اسلام کے زمانہ کے ساتھی ہیں ان کے ہاں چائے کی دعوت میں شرکت کی، مولانا عبدالحکیم نعمانی کی معیت بھی حاصل رہی۔

وہاڑی میں پریس کانفرنس اور درس کے اجتماع سے خطاب:

مغرب کی نماز وہاڑی میں ادا کی۔ مغرب کے بعد حافظ شبیر احمد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت وہاڑی کے گھر صحافیوں سے گفتگو کی اور انہیں قادیانیوں اور ان کے توڑ سے متعلق بریفنگ دی اور عشاء کے بعد جامعہ مسجد اسکول والی میں کثیر تعداد میں جماعتی رفقاء جمع ہوگئے، انہیں ’’ختم نبوت کا عقیدہ اوراس کے تحفظ کے لئے ہماری ذمہ داری‘‘ کے عنوان پر خطاب کیا۔ درس نے جلسہ کی شکل اختیار کرلی۔ کثیر تعداد میں سامعین جمع ہوگئے اور ان سے خطاب کیا۔ رات کا قیام مولانا عبدالحق وٹو کے ہاں رہا۔ ۲۰؍مئی وہاڑی سے سفر کرکے حاصل پور پہنچے۔ جہاں سارا دن جامعہ احیاء العلوم قیام رہا۔ جامعہ احیاء العلوم کے مہتمم ڈاکٹر محمد شریفؒ تھے، جن کا اصلاحی تعلق شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی لاہوریؒ سے تھا۔ حضرت کی وفات کے بعد جانشین شیخ التفسیر حضرت مولانا عبیداللہ انورؒ سے متعلق رہے۔ حضرت انورؒ کی وفات کے بعد شیرانوالہ کی خانقاہ کو نہیں چھوڑا، بندہ ۱۹۹۰ء سے ۲۰۰۰ء تک لاہور رہا تو اکثر شیرانوالہ ملاقات ہوجاتی۔ اسی مدرسہ میں حضرت مولانا غلام حسینؒ فاضل دیوبند صدر مدرس رہے۔ جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم کے دور میں سڑک کی توسیع کا پروگرام سامنے آیا تو ڈٹ گئے اور کہا کہ مسجد پاکستان کو وراثت میں ملی ہے یعنی ریاست کے زمانہ سے یہ مسجد چلی آرہی ہے، میری لاش پر گزر کر مسجد گرائی جاسکتی ہے، ڈٹ گئے مسجد اب تک موجود ہے، حضرت مولانا غلام حسینؒ سے بہاولپور کے زمانہ میں ملاقاتیں رہیں، بہت صالح اور باہمت عالم دین تھے۔ رحمۃ اللّٰہ رحمۃ واسعۃ کاملۃ۔

آج احیاء العلوم کا انتظام جناب حافظ محمد ابراہیم کے پاس ہے جو ڈاکٹر محمد شریفؒ کے فرزند ارجمند ہیں۔ بعد نماز عصر بُستان فاطمہ میں علماء کرام کا اجلاس منعقد ہوا۔ جس کی صدارت جامعہ احیاء العلوم کے صدر مدرس مولانا فیض اللہ مدظلہ نے کی، اجلاس میں قاری محمد ادریس، مولانا محمود احمد صفدر، قاری محمد طیب، مولانا سرفراز احمد، محمد رشید کھچی سابق سٹی ناظم، حاجی محمد شریف، عمر فاروق چوہان، مولانا قاسم حسن، قاری محمد اکرام اقبال، محمد ذکیہ زکی سمیت کئی ایک حضرات نے شرکت کی۔ مہمان خصوصی محمد اسماعیل شجاع آبادی تھے۔ مہمان خصوصی نے علماء کرام سے

عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق ہر ماہ ایک جمعہ پڑھانے کی درخواست کی اور بتلایا کہ خدانخواستہ ہماری عدم توجہی اور غفلت کی وجہ سے ایک مسلمان مرتد ہوگیا تو کل قیامت کے دن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے خلاف مستغیث ہوں گے۔ علماء کرام نے وعدہ کیا کہ انشاء اللہ العزیز آئندہ ان ہدایات پر عمل ہوگا۔

جامعہ حسینیہ میں خطاب:

مولانا قاضی قمر الدین دارالعلوم دیوبند کے فاضل تھے۔ پولیو کی وجہ سے پاؤں سے معذور ہوگئے۔ ۱۹۶۲ء میں حاصل پور تشریف لائے اور تادم زیست قرآن وسنت کی تبلیغ کا فریضہ سرانجام دیتے رہے۔ بندہ کی ان سے ملاقاتیں رہیں۔ موصوف حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ انہیں کی نسبت سے اپنی مسجد کا نام جامع مسجد حسینیہ رکھا آج کل مولانا محمود احمد صفدر جامع مسجد حسینیہ کے خطیب ہیں۔ موصوف کے والد محترم مولانا احمد یارؒ جامع مسجد غوث والی وہاڑی کے خطیب رہے۔ ایک عرصہ تک تحریک ختم نبوت کے پُرجوش داعی رہے۔ اللہ پاک مرحومین کی قبروں پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائیں۔

مدرسہ دارالقرآن محلہ ابوبکر صدیق پرانا حاصل پور میں خطاب:

دارالقرآن جامعہ احیاء العلوم کی شاخ ہے۔ اس شاخ کے انچارج جامعہ کے استاذ مولانا محمد عبداللہ ہیں، اس کے سالانہ جلسہ میں عشاء کے بعد حاضری ہوئی جس میں مولانا صاحبزادہ محمد امجد خان لاہور اور دیگر علماء کرام نے بھی خطاب کیا۔ راقم الحروف نے ''عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور ہماری ذمہ داری'' کے عنوان پر خطاب کیا اور قادیانی شکوک و شبہات کا ازالہ ذکر کیا، جلسہ صبح سوا تین بجے تک جاری رہا۔

جامعہ فاروقیہ قائم پور میں خطاب:

گزشتہ رات مولانا عبدالوہاب شاہؒ کے قائم کردہ ادارہ دارالعلوم حاصل پور میں حاضری دی اور حضرت موصوف کی قبر مبارک پر ایصال ثواب کیا۔

۲۱ رمئی صبح کی نماز جامع مسجد فاروقیہ قائم پور میں ادا کی، جس کے منتظم و مہتمم مولانا شبیر احمد راجپوت ہیں، ان کی فرمائش پر مختصر خطاب بھی کیا۔ ناشتہ کا انتظام موصوف کے ہاں تھا، جس میں قائم پور کے دیگر علماء کرام بھی مدعو تھے۔ ناشتہ کے بعد دارالعلوم زکریا للبنین والبنات میں حاضری دی اور جامعہ زکریا کے لئے دعائے خیر میں شرکت کی۔ ناشتہ کے بعد براستہ میلسی ملتان حاضری ہوئی۔ اللہ پاک اس سفر کو راقم الحروف کے لئے مغفرت کا باعث بنائیں۔ آمین۔ ☆☆

تین روزہ شعورِ ختم نبوت کورس

بنوں.... عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بنوں کے ضلعی امیر مولانا مفتی عظمت اللہ سعدی کی زیر سرپرستی تین روزہ شعور ختم نبوت کورس مسجد و مدرسہ ختم نبوت ہنجل میں منعقد کیا گیا۔ اس کورس کے اغراض و مقاصد میں یہ شامل تھا کہ قادیانیت اور مرزائیت سے ہر محاذ کے لئے رجال کار تیار کرتا ہے۔ تین روز مختلف علماء کرام نے درج ذیل موضوعات پر خطاب کئے: ا:... قادیانیوں اور مرزائیوں کی پاکستان اور اسلام کے خلاف سرگرمیوں کا نوٹس۔ ۲:... حیات عیسیٰ علیہ السلام۔ ۳:... جھوٹے مدعیان نبوت، قادیانیوں، مرزائیوں اور عام کافروں کے مابین فرق، کیوں کہ جب تک ان کے کفر میں فرق سمجھ نہ آئیں اس وقت تک ختم نبوت کے کام کی اہمیت نہیں رہتی۔ مقررین نے کہا کہ قادیانی، مرزائی، مرتد اور زندیق ہیں، ان کا کفر بہ نسبت دوسرے کافروں سے زیادہ سخت ہے، اس لئے شرعی طور سے ان سے سوشل بائیکاٹ ضروری ہے۔ ۴:... تعارف عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور قائدین ختم نبوت، اس شعور ختم نبوت کورس میں بنوں کے خطباء، ائمہ کرام اور دینی مدارس کے طلباء، اسکول کالج کے طلباء نے بھی شرکت کی۔

کورس میں ضلعی نائب امیر مولانا مفتی شمس الحق حقانی، ناظم اعلیٰ مولانا قاری امام یوسف، ناظم تبلیغ مولانا مفتی شہید نواز، سیکریٹری اطلاعات حاجی محمد ایاز، مولانا مفتی حمید اللہ شاہ صدر، مدرس جامع مسجد و مدرسہ ختم نبوت بنوں، ناظم مالیات مولانا ساجد اللہ مولانا گوہر علی شاہ خطیب تحصیل دن مفتی عرفان اللہ مولانا حاجی حمید اللہ، مفتی طارق، مولانا محمد اکبر اکبری، مہتمم مدرسہ چک ڈاڈان اور جے یو آئی کے ضلعی امیر مولانا قاری محمد عبداللہ سمیت دیگر بااثر شخصیات نے شرکت کی۔ یہ کورس ۱۹ سے ۲۱ رمئی تک طے ہوا تھا، ضلعی امیر ختم نبوت نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ تربیتی کورس کا سلسلہ ۲۱ رمئی تک جاری رہے گا اور ۳۱ رمئی سے ۲۳ رجون تک آل پاکستان ختم نبوت کورس چناب نگر ضلع چنیوٹ میں منعقد ہوگا۔ اس کے لئے بنوں سے طلبا کو شرکت کرنے کے لئے بھیجا جائے گا، جس سے صوبائی امیر مولانا مفتی محمد شہاب الدین پوپلزئی، مولانا اللہ وسایا، مولانا الیاس گھمن، مولانا عزیز الرحمن ثانی اور مرکزی امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالمجید لدھیانوی مدظلہ ردقادیانیت کے موضوع پر خطاب فرمائیں گے۔ اخیر میں ضلعی امیر جے یو آئی مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب نے قائدین تحریک ختم نبوت کی سنہری خدمات پر ایک رقت انگیز خطاب کیا۔ کورس میں شریک طلبا کے لئے خصوصی انعامات کا انتظام بھی کیا گیا تھا جو کہ مولانا مفتی حمید اللہ شاہ صاحب کے ہاتھ سے ان میں تقسیم ہوئے، اس کورس میں ایک سو افراد نے شرکت کی۔ تربیتی کورس کی اختتامی دعا مولانا قاری محمد عبداللہ صاحب نے کی۔ بنوں میں امسال ۵۰ یونین کونسلوں میں تربیتی پروگراموں کا سلسلہ شروع ہوا ہے اس سے پہلے ۱۰ یونین کونسلوں میں کام ہوا ہے، اب ہر ہفتہ میں دو تین تربیتی پروگرام ہوتے رہتے ہیں۔ ۲۳ رمئی کو کوٹ قلندر میں ایک تربیتی پروگرام ہوا جس میں کثیر تعداد میں عوام نے شرکت کی۔ شرکت کرنے والوں میں مدارس، کالجز اور یونیورسٹیز کے طلبا نے شرکت کی، اس تربیتی پروگرام میں تقریباً ۷۰۰ سے زائد طلبا اور علاقے کے لوگ شریک ہوئے۔ تربیتی پروگرام میں علاقے کے شیوخ، علماء کرام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ضلعی امیر مفتی عظمت اللہ سعدی، ناظم مالیات قاری زبیر اللہ، قانونی مشیر سید ظہیر الدین ایڈووکیٹ، ناظم نشر و اشاعت مولانا محمد سلمان جنرل سیکریٹری مولانا ساجد اللہ نے بھی شرکت کی۔

کوٹلی، آزاد کشمیر میں

دس قادیانی خاندانوں کا قبولِ اسلام

رپورٹ: ڈاکٹر ابرار احمد مغل

آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی میں ایک عرصے سے قادیانیت کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں باعث تشویش تھیں لیکن مشکل اور کٹھن حالات میں بے سروسامانی کے عالم میں چند نوجوانوں نے اس بات کا عزم کیا کہ ریاست کے مسلمانوں کو فتنۂ قادیانیت سے بچائیں گے اور قادیانیت کے ناسور سے اس دھرتی کو پاک کریں گے، الحمدللہ! تحریک تحفظ ختم نبوت کی محنت وکاوش سے ریاست بھر میں قادیانیت کی حقیقت عیاں ہورہی ہے اور منکرین ختم نبوت اپنے منطقی انجام کی طرف بڑھ رہے ہیں قادیانی کفر عیاں ہونے پر قادیانیت چھوڑ کر اسلام قبول کرنے والوں کی تعداد میں روز بروز الحمدللہ! اضافہ ہورہا ہے، گزشتہ دو ماہ کے دوران ضلع کوٹلی کے صرف ایک گاؤں گوئی سینی کے دس خاندان قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام کے دامن میں آگئے جو اہل اسلام کے لئے بالعموم اور ختم نبوت کے محاذ پر کام کرنے والے کارکنان کے لئے خوشی کا پیغام ہے۔ جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کی علامت ہے، تحریک تحفظ ختم نبوت کے کارکنان کی محنت سے الحمدللہ قادیانیت کا دجل وتلبیس پوری ریاست میں عیاں ہورہا ہے اور وہ دن دور نہیں جب ریاست کے چپے چپے کو قادیانیت کے ناپاک وجود سے پاک کریں گے۔ (انشاء اللہ)

امریکی ومغربی اور خصوصاً صیہونی قوتوں کی پشت پناہی کے باوجود قادیانی مکروفریب اور دجل و دھوکا عیاں ہورہا ہے اور جہاں جہاں قادیانیت پہنچی ہے وہاں تہاں علمائے ختم نبوت اور ناموس رسالت کے مشن کے چوکیداران کا پیچھا کررہے ہیں۔ مولانا محمد علی جالندھری مرحوم نے استعارے کے طور پر فرمایا تھا کہ اگر قادیانی چاند پر بھی چلے جائیں تو ہم وہاں بھی ان کا پیچھا کریں گے۔ ہم اس کی تعبیر یوں کریں گے کہ قادیانی آسمان کی بلندیوں اور زمین کی تہوں تک جہاں بھی چلے جائیں، ہمارا عزم ہے کہ ہم ہر جگہ ان کا تعاقب جاری رکھیں گے۔ (انشاء اللہ) تاہم ضرورت اس امر کی ہے کہ ختم نبوت کے محاذ کی جماعتیں، ادارے اور شخصیات مسلک وکتب سے بالاتر ہوکر قادیانیت کے طریق کار بلکہ طریق واردات کا اچھی طرح مطالعہ کریں، سمجھیں اور جوابی ودعوتی اسلوب کے فرق کو ملحوظ رکھتے ہوئے اپنی پالیسیاں طے کریں، میڈیا اور انٹرنیٹل لابنگ جیسے محاذوں پر زیادہ توجہ اور کام کی ضرورت ہے۔ قادیانی سرگرمیوں کی وجہ سے آزاد کشمیر کے ضلع کوٹلی کی صورت حال انتہائی گھمبیر تھی، صرف اس ایک ضلع میں قادیانیوں کے ڈیڑھ درجن کے قریب ارتدادی اور کفریہ سرگرمیاں ایک عرصہ سے جاری ہیں خصوصاً سرحدی علاقوں میں قادیانیوں کی یلغار زیادہ ہے اکثر سادہ لوح عوام لاعلمی اور قادیانی فتنے کو نہ سمجھتے ہوئے جہالت کی وجہ سے قادیانیت کا شکار ہوچکے ہیں جس کی براہ راست ذمہ داری مذہبی حلقے پر عائد ہوتی ہے، جنہوں نے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اس کی اہمیت سے عوام کو آگاہ ہی نہیں کیا مذہبی راہنماؤں، علماء کرام ومشائخ عظام نے یہ سمجھ لیا کہ چالیس سال قبل اسمبلی میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے بعد دوبارہ اس مسئلے سے عوام کو آگاہ کرنا ضروری نہیں جب کہ قادیانیوں نے آج تک اپنے آپ کو غیر مسلم تسلیم ہی نہیں کیا بلکہ دیدہ دلیری سے شعائر اسلام کو استعمال کرکے مسلمانوں کو دھوکا دے کر انہیں دین اسلام سے دور کررہے ہیں، سادہ لوح عوام تو کیا اپنے آپ کو پڑھا لکھا کہنے والا طبقہ بھی قادیانیت کے کفریہ عقائد سے بے خبر ہے، تحریک کے زیر اہتمام گزشتہ مہینے میں ہونے والی کانفرنسوں میں بے شمار ایسے لوگ ملے جنہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں آج پہلی مرتبہ عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت اور قادیانی فتنے کے بارے میں معلومات ملیں الحمدللہ ان اجتماعات اور تبلیغی کانفرنسوں نے عوام کے اندر ایک شعور بیدار کردیا تحریک تحفظ ختم نبوت آزاد کشمیر کے علاوہ دیگر تنظیمات نے بھی اس سلسلہ میں کچھ نہ کچھ محنت شروع کردی جو باعث مسرت ہے۔

کوٹلی سے تقریباً ۲۵ کلومیٹر مشرق جانب کے نواحی سرحدی علاقہ گوئی (سینی محلہ بقال) سے تعلق رکھنے والے دس خوش نصیب خاندانوں کو اللہ پاک نے قادیانیت کے جھوٹے مذہب سے تائب ہوکر قبول اسلام کی دولت سے نوازا، ان میں محمد امین ولد عیسیٰ خان، محمد الیاس ولد عیسیٰ خان، محمد ریاض ولد عیسیٰ خان، چوہدری خضر

حیات ولد اللہ دتہ، محمد فاروق ولد خضر حیات، محمد معروف ولد خضر حیات، چوہدری موسیٰ خان ولد اللہ دتہ، چوہدری غلام مصطفیٰ ولد دل پذیر، ساجد محمود ولد غلام مصطفیٰ، طلعت محمود ولد غلام مصطفیٰ کے نام شامل ہیں، ان افراد نے اپنے خاندانوں بیوی، بچوں سمیت اسلام قبول کرلیا، ان میں محمد الیاس ولد عیسیٰ خان قادیانی جماعت کے (شعبہ وقف جدید) سیکریٹری بھی رہ چکے ہیں۔

قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام میں داخل ہونے والے دس خاندانوں کے قبول اسلام پر تمام مسلمانوں میں خوشی کی لہر پیدا ہوگئی نو مسلموں کو مبارک باد پیش کرنے کے لئے ۲۷ مارچ ۲۰۱۴ء کو تحریک تحفظ ختم نبوت کے ایک وفد نے اس علاقہ کا خصوصی دورہ کیا اس وفد میں تحریک کے رہنماؤں علامہ عبدالخالق نقشبندی، ندائے ختم نبوت کے مسئول محمد مقصود کشمیری، علامہ عبدالغفور تابانی کے ہمراہ قادیانی جماعت کے سربراہ مرزا مسرور کے رضاعی بھتیجے نومسلم حاجی شمس الدین بھی شریک تھے، تتہ پانی سے تحفظ ختم نبوت کے ایک بے لوث مجاہد صوبیدار (ر) نذیر بھی ہمراہ ہوگئے۔ گوئی کے علاقہ سیّنی میں جب تحریک کا وفد پہنچا تو علاقہ میں نومسلم خاندانوں نے تحریک کے وفد کو خوش آمدید کہا اور قادیانی جماعت کے موجودہ سربراہ مرزا مسرور احمد کے رضاعی بھتیجے نومسلم حاجی شمس الدین کا شاندار استقبال کیا اور ان کے گلے میں ہار ڈالے، اس موقع پر معززین علاقہ اور سیاسی رہنما، نمبردار بشیر بھی موجود تھے، تحریک کے وفد کے ہمراہ حاجی شمس الدین کے اس علاقہ میں جانے سے نومسلموں کی حوصلہ افزائی ہوئی، اس موقع پر سابق قادیانی نومسلم حاجی شمس الدین نے قادیانیت ترک کرنے کی وجوہات اور اپنی کارگزاری سناتے ہوئے نومسلموں کو قادیانیت سے تائب ہوکر اسلام کے دامن میں داخل ہونے پر خصوصی مبارکباد دی اور کہا کہ آج ہم نعمت اسلام پر جتنا بھی اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کریں وہ کم ہے، ہم نے اپنی گزشتہ زندگی کفر میں گزاری جس مذہب کو ہم اسلام سمجھتے رہے وہ کفر اور دجل ہے، مرزا قادیانی کی کتب کفریہ عبارات اور انبیاء علیہم السلام کی توہین آمیز جملوں سے بھری ہیں، حاجی شمس الدین نے اس موقع پر موجود تمام لوگوں کو مرزا قادیانی کی اصل کتب سے کفریہ عبارات اور انبیاء علیہم السلام کی توہین اور انکار ختم نبوت کے دعوے دکھائے، جس پر تمام لوگ ششدر رہ گئے اور کانوں کو ہاتھ لگا کر توبہ کرتے رہے، حاجی شمس الدین نے تمام نومسلموں سے کہا کہ وہ اب اپنی بقیہ زندگی تحفظ ختم نبوت کے لئے وقف کردیں، جس طرح کفر میں رہ کر ہم جھوٹے مذہب کی تبلیغ اور اسلام کے خلاف کام کرتے رہے اس کا کفارہ ادا کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم رحمت دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کا ڈنکا بجائیں اور قادیانیت کا کفر و دجل پوری امت پر واضح کریں۔ سیّنی سے تعلق رکھنے والے تمام نومسلموں نے عزم کیا کہ آج کے بعد ہم اپنی بقیہ زندگی تحفظ ناموس رسالت کے لئے گزاریں گے، جس کے بعد حاجی شمس الدین کی معیت میں تحریک کے وفد نے قادیانی جماعت کے ارتدادی مرکز سے تقریباً ۲۰۰ گز کے فاصلے پر نومسلم خاندان کی جانب سے مسجد کی تعمیر کے لئے وقف کردہ زمین پر مسجد خاتم النبیین و مرکز ختم نبوت کے لئے جگہ کی نشاندہی کرکے دعا کی گئی (جس کی تعمیر کا کام جلد شروع ہوجائے گا مخیر اور صاحب ثروت احباب سے اس کار خیر میں تعاون کی اپیل ہے) اللہ پاک نے کفرگڑھ میں اسلام کا مرکز قائم کردیا انشاء اللہ وہ دن دور نہیں جب یہی مرکز تمام قادیانیوں کے لئے ہدایت کا باعث بنے گا، لیکن ضرورت اس امر کی ہے کہ تمام مکاتب فکر کے علماء کرام و مشائخ عظام عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور اس کی اہمیت اجاگر کرنے کے لئے اپنے اپنے علاقوں میں ختم نبوت اجتماعات منعقد کریں۔

(ماہنامہ ندائے ختم نبوت آزاد کشمیر، اپریل ۲۰۱۴ء)

سانحہ ارتحال

مولانا عبیدالرحمن الفت

مانسہرہ.... میرے نانا اور مولانا غلام ربانیؒ کے انتہائی مخلص دوست اور خادم اور جامع مسجد زکریا کے متولی محمد اقبال لودھی صاحب کئی ماہ علیل رہنے کے بعد انتقال کرگئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔

۱۹۷۴ء میں جب مولانا غلام ربانیؒ سرائے صالح تشریف لائے جب سے نانا جان نے ان کی خدمت کا بیڑا اٹھایا اور الحمدللہ! یہ سلسلہ تادم مرگ جاری رہا۔ حقیقتاً آپ کی بیماری بھی مولانا غلام ربانیؒ کے انتقال سے شروع ہوئی اور اس صدمے نے آخر موت کی آغوش میں لاکر چھوڑا۔

آپ تمام اکابرین خصوصاً امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ سے بے انتہا عقیدت رکھتے تھے۔ دعا ہے کہ اللہ رب العزت مرحومین کو جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ہم سب کو بھی موت کی تیاری کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یارب العالمین۔

سہ روزہ ختم نبوت کورس، گوجرانوالہ

رپورٹ: مولانا محمد عارف شامی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھیالی یونٹ، گوجرانوالہ کے زیر اہتمام سہ روزہ ختم نبوت کورس بتاریخ: ۹ تا ۱۱ رمئی بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار بوقت مغرب تا عشاء یونیورسل کالج کھیالی اڈا گوجرانوالہ میں منعقد ہوا۔ پہلے روز مرکزی ناظم نشر واشاعت عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عزیز الرحمن ثانی، پروفیسر متین خالد صاحب لاہور اور مولانا ندیم مراد علی سندھو کے بیانات ہوئے۔ دفاع ختم نبوت پر خطاب کرتے ہوئے مولانا عزیز الرحمن ثانی نے کہا کہ دفاع ختم نبوت خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبرؓ کی سنت ہے اور ہم اس سنت کو پورا کرتے رہیں گے۔ انگریز کی خود کاشتہ قادیانیت چاہے اپنے آقاؤں کی گود میں کیوں نہ چھپ جائے ان کا تعاقب کرتے رہیں گے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک جسم میں جان باقی ہے دفاع ختم نبوت کے فریضے سے ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ پروفیسر متین خالد نے رد قادیانیت پر گفتگو کرتے ہوئے چیلنج کیا کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے کسی پیروکار یا مربی نے مرزا قادیانی کی تمام کتابوں کا مطالعہ نہیں کیا۔ اگر وہ مرزا کی تمام کتابوں کا مطالعہ کرلیں تو فی الفور مسلمان ہو جائیں۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مشن مکمل طور پر آئین پاکستان سے ہم آہنگ ہے۔ اگر کوئی شخص ہمارے مشن کا ایک نکتہ بھی آئین کے خلاف ثابت کردے تو اس مشن سے دستبردار ہو جائیں گے جبکہ قادیانیت آئین پاکستان کی بغاوت کا دوسرا نام ہے۔ مولانا ندیم مراد علی سندھو چیئرمین یونیک اسکول کھیالی گوجرانوالہ نے کہا کہ دفاع ختم نبوت کے لئے ہمیں سردھڑ کی بازی لگانے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔ انہوں نے نوجوانوں کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ مسلم نوجوان قادیانیوں کی طرف سے کئے گئے اعتراضات کے علمی جواب دینے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ چلیں اور غیرت ایمانی کا ثبوت دیں۔ کورس کے دوسرے روز پاکستان شریعت کونسل کے سیکریٹری جنرل، جانشین امام اہل سنت مولانا زاہد الراشدی نے قادیانیوں کی سرگرمیاں اور ان کے سد باب کے موضوع پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ مغربی حکمران اور مغربی میڈیا قادیانیوں کی پوری پشت پناہی کر رہا ہے امت مسلمہ کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ اس فتنہ کے خلاف کھڑی ہو اور عقیدہ ختم نبوت کا دفاع کرے، انہوں نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری امت کی طرف سے دفاع ختم نبوت کا فرض کفایہ ادا کر رہی ہے۔ مناظر ختم نبوت مولانا غلام مرتضیٰ مدرس جامعہ مدنیہ ڈسکہ نے رد عیسائیت پر گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ یہودی اور عیسائی ہی قادیانیت کو کھڑا کرنے والے ہیں اور یہی ان کی پشت پناہی کر رہے ہیں۔ کورس کے تیسرے روز مولانا عبدالرحیم ہزاروی، محمد عثمان منصوری، مولانا محمد عارف شامی، مولانا ندیم مراد علی سندھو، مولانا طاہر حنیف طاہری، مولانا عبدالمجید، مناظر اسلام مولانا نور محمد ہزاروی نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ قادیانی مرزا غلام قادیانی کے دفاع میں یہ کہتے ہیں کہ ہم مرزا کو نبی نہیں بلکہ مہدی کہتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ قادیانی مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی اور رسول مانتے ہیں۔ صرف مسلمانوں کو دھوکہ دینے کے لئے مرزا کو مہدی ماننے کا ڈھونگ رچا کر مسلمانوں کے ایمان پر ڈاکہ ڈالتے ہیں۔ احادیث میں امام مہدی علیہ الرضوان کی جو نشانیاں بیان ہوئی ہیں، ان میں سے ایک نشانی بھی مرزا قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔ مرزا قادیانی اپنے دعویٰ میں کذاب ہے۔

یونیورسل کالج کے پرنسپل پروفیسر حافظ محمد اویس مشتاق، یونیک اسکول کے پرنسپل پروفیسر منیر علی سندھو، حضرت مولانا پروفیسر شعیب محمود، مولانا عرفان، ڈاکٹر عمران رفیق اور ڈاکٹر محمد نواز سجاد نے تینوں دن انتظامات کی ذمہ داری نبھائی اور کورس کو کامیاب کرنے میں مؤثر کردار ادا کیا۔ سیکورٹی کے انتظامات مولانا طاہر حنیف طاہری اور ان کی ٹیم نے بطریق احسن انجام دیئے۔ اختتامی دعا عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کھیالی یونٹ کے جنرل سیکریٹری قاری عبداللطیف قاسمی نے کروائی، جس میں قادیانیوں کے لئے ہدایت، امت مسلمہ کی فتنہ قادیانیت سے حفاظت اور بالخصوص پاکستان کی امن وسلامتی کے لئے دعائے خیر کی گئی۔ ☆☆

خبروں پر ایک نظر

دنیا کی کوئی طاقت قادیانیوں کی پیشانی سے کفر کا داغ نہیں مٹاسکتی

خانوزئی.... عقیدۂ توحید وختم نبوت، اسوۂ صحابہ کرامؓ کی روشنی میں امت کے اجماعی عقائد کا تحفظ ہمارا مقصد ہے۔ عقیدہ ختم نبوت قرآن وسنت اور اجماع امت سے ثابت ہے، کسی جعلی وانگریزی نبی کی نبوت نہیں چل سکتی۔ تحفظ عقیدۂ ختم نبوت کے لئے کام شفاعت محمدی کا حصول ہے۔ شہداء ختم نبوت کے مشن کی تکمیل ہماری زندگی کا مقصد ہے۔ قادیانی فتنے کو انجام تک پہنچانے کے لئے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سرگرم ہے، عالمی استعمار ہمارے عقائد پر وار کررہا ہے، اس وقت دنیا میں جنگ عقائد کی بنیاد پر لڑی جارہی ہے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام خانوزئی میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی راشد مدنی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا عبدالظاہر، صوبائی مبلغ مولانا یونس، مقامی رہنما حاجی محمد اکبر اور دیگر مقامی علمائے کیا، علماء نے کہا کہ قادیانی قرآن وسنت اور اجماع امت کی روشنی میں دائرہ اسلام سے خارج ہیں کیونکہ قادیانیوں نے مرزا قادیانی کو اپنا نبی ورسول تسلیم کیا ہے۔ قادیانی یہ جھوٹ بولتے ہیں کہ مرزا قادیانی نے نبی ہونے کا دعویٰ نہیں کیا ہم سادہ لوح قادیانیوں کو متوجہ کرتے ہیں اور دعوت اسلام دیتے ہیں کہ وہ مرزا قادیانی کی صرف ایک کتاب ایک غلطی کا ازالہ کا مطالعہ کریں جس میں مرزا قادیانی نے واشگاف الفاظ میں قرآن مجید میں تحریف اور اپنے متعلق نبی و رسول ہونے کا اعلان کیا ہے۔ اسی لئے ۱۹۷۴ء کی پارلیمنٹ نے متفقہ طور پر قادیانیوں کو ملک کی ساتویں اقلیت قرار دیا اور ۱۹۸۴ء کا امتناع قادیانیت آرڈی نینس بنا جس کی بنا پر قادیانیوں کو شعائر اسلام استعمال کرنے سے روک دیا گیا۔ علماء کرام نے کہا کہ امریکا اور پاکستانی حکمران امتناع قادیانیت جیسے قوانین کو ختم نہیں کرسکتے۔ امریکا نے قادیانیوں کی سرپرستی کے لئے ''کاکس'' نامی گروپ قائم کیا ہے تاکہ قادیانیوں کی سرپرستی کو آگے بڑھایا جاسکے۔ مسلمان سب کچھ برداشت کرسکتے ہیں لیکن توہین رسالت برداشت نہیں کرسکتے۔ امریکی ارکان کانگریس کا گروپ تشکیل دینے کا مقصد یہ ہے کہ امتناع قادیانیت جیسے قوانین پر اثر انداز ہوکر تبدیل کرایا جاسکے۔ امریکا اور عالم کفر اکٹھا ہوجائے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ اور امتناع قادیانیت ایکٹ تبدیل نہیں کرسکتے۔ علماء نے کہا کہ امریکی مشاورتی پینل کمیشن برائے بین الاقوامی مذہبی آزادی کی تجویز اور حکومت سے مطالبہ کہ آئین میں تبدیلی کی جائے۔ پاکستان کی سلامتی وخودمختاری کے خلاف اور ملک کے اندرونی و مذہبی معاملات میں جارحانہ مداخلت ہے جسے اکابرین ومجاہدین عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پوری قوت سے مسترد کرنے کا اعلان کرتے ہیں۔ علماء کرام نے کہا کہ یہ بات تو تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے بعد جسٹس منیر انکوائری رپورٹ میں طے ہوگئی تھی کہ قادیانیوں کا اصل سرپرست امریکا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ عالمی استعمار قادیانیت کی پوری طرح پشت پناہی اپنے مقاصد حاصل کرنے کے لئے کررہا ہے، وہ یہ خیال دل سے نکال دیں کہ قادیانیوں کو مسلمانوں کی صفوں میں لاکھڑا کریں گے۔ دنیا کی کوئی طاقت قادیانیوں کی پیشانی سے کفر کا داغ نہیں مٹاسکتی۔ علماء کرام نے بلوچستان میں قادیانیوں کی سرگرمیوں پر تشویش کا اظہار کیا اور ارباب اقتدار سے اپیل کی کہ وہ قادیانیوں کو آئین وقانون کا پابند بنائیں اور ان کی سرگرمیوں پر کڑی نگاہ رکھیں تاکہ کوئی قادیانی ملک وملت کو نقصان نہ پہنچاسکے۔

پنجاب یونیورسٹی میں قادیانی ڈائریکٹر قبول نہیں: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

لاہور (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے امیر شیخ الحدیث مولانا عبدالمجید لدھیانوی، نائب امراء مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا خواجہ عزیز احمد، مرکزی ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمن جالندھری، مولانا اللہ وسایا، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی اور مولانا عزیز الرحمن ثانی نے پنجاب یونیورسٹی کے انسٹیٹیوٹ آف بائیوکیمسٹری اینڈ ٹیکنالوجی میں ڈاکٹر امۃ الجمیل کی بطور ڈائریکٹر تقرری کی مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ قادیانی خاتون کو بطور ڈائریکٹر ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ اس قادیانیت نواز اقدام سے یونیورسٹی کے طلباء اور مسلمانوں کے اندر شدید بے چینی اور اضطراب کی لہر دوڑ گئی ہے۔ علماء کرام نے کہا کہ اگر قادیانی خاتون کو ڈائریکٹر بنانے کا فیصلہ واپس نہ لیا گیا تو تمام دینی اور مذہبی تنظیمیں اس اقدام کے خلاف ملک بھر میں تحریک چلائیں گی۔ ہم وزیر اعلیٰ پنجاب، صوبائی وزیر تعلیم، ہائر ایجوکیشن کمیشن، وائس چانسلر اور سینڈیکیٹ کمیٹی سے مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانی خاتون کی بطور ڈائریکٹر تقرری کو منسوخ کیا جائے بصورت دیگر اس کے خلاف ملک بھر میں احتجاج کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ حکومت قادیانیت نوازی ترک کردے۔ (روزنامہ اسلام کراچی، ۲۹ مئی ۲۰۱۴ء)

ختم نبوت کوئز پروگرام

کراچی.... (رپورٹ: مولانا محمد رضوان)

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ منظور کالونی کراچی کے زیر اہتمام پہلی مرتبہ ختم نبوت کوئز پروگرام کا انعقاد گجر ہال میں کیا گیا۔ پروگرام سے پہلے علاقہ میں خوب محنت کی گئی۔ علماء کرام اور ائمہ حضرات کا دو مرتبہ اجلاس ہوا، مختلف اسکولوں میں وفد کی صورت میں پرنسپل حضرات سے ملاقاتیں کیں، جن اسکولوں میں کوئز پروگرام کے حوالے سے حاضری ہوئی ان میں الاحد اسکول، الہدیٰ اسکول، الفاروق اسکول، الشفق اسکول، منہاج اسکول، العثمان پبلک اسکول، الخیر اسکول، دی ایجوکیشن سسٹم، گوہر پبلک اسکول، السحر اسکول، رہبر اسکول، حرا پبلک اسکول، النور اسکول، بیٹھک اسکول، العصر اسکول، گرین فلیگ اسکول، سر راحیل اسکول، المیزان اسکول، الحبیب اسکول اور حماد فاؤنڈیشن اسکول شامل ہیں، متعدد طلبا نے اپنے اپنے اسکولوں کی نمائندگی کی۔ پروگرام کی تیاری کے لئے مساجد میں اعلانات، ہینڈ بل کی تقسیم، دعوت نامے تقسیم کئے گئے، ان تمام مراحل کے بعد آخر کار پروگرام کا دن آ گیا جس کے لئے تمام کارکنان ختم نبوت اپنی محنت کا پھل اپنی آنکھوں سے دیکھنے کو بے تاب تھے۔ ۹ بجے صبح ختم نبوت کوئز پروگرام کا آغاز تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ اللہ والی مسجد کے نائب امام قاری نعمت اللہ نے تلاوت کلام پاک کی سعادت حاصل کی۔ حرا پبلک اسکول کے طالب علم حافظ محمد علی نے ختم نبوت زندہ باد نظم جبکہ محمد آصف نے نعت شریف پیش کی، پروگرام کی سرپرستی پیر طریقت مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ نے کی اور صدارت یادگار اسلاف مولانا خان محمد ربانی مدظلہ نے کی۔ سوالات وجوابات کا سلسلہ پونے دس بجے شروع ہوا۔ سوالات کرنے کی ذمہ داری خطیب ختم نبوت مولانا قاضی احسان احمد، مولانا محمد بلال مدظلہ، بھائی محمد زین کی تھی۔ پروگرام کے لئے ہال میں ۴۰۰ کرسیاں لگائی گئیں جن میں ۵۰ کرسیاں مہمان حضرات کے لئے ۱۵۰ طلبا کے لئے اور ۲۰۰ کرسیاں عوام الناس کے لئے مختص تھیں۔ ۳۰ کارکنان خدمت پر مامور تھے، تمام شرکاء کی بسکٹ اور جوس سے تواضع کی گئی۔ مختلف مساجد کے ائمہ حضرات اور اسکولز کے پرنسپل حضرات نے پروگرام میں شرکت کی، مگر اس وقت خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی جب شاہین ختم نبوت مولانا اللہ وسایا مدظلہ ہال میں تشریف لائے، ان کے ساتھ جانشین حضرت لدھیانوی شہیدؒ مولانا محمد یحییٰ لدھیانوی بھی تشریف لائے ان کے علاوہ مجاہد ملت مولانا قاری اللہ داد مدظلہ، مولانا محمد اسعد اقبال خطیب الکبیر مسجد ڈیفنس، مولانا محمد عمر، مولانا محمد وقاص، مفتی محمد عثمان، مفتی محمد رمضان، مولانا محمد قیصر، مفتی محمد یونس خان، صاحبزادہ حافظ ابوبکر صدیق نعمانی، مولانا نصر من اللہ، مولانا عنایت اللہ شاہ، قاری سلیم اللہ خالد، قاری فیض الرحمٰن ڈیروی اور علاقہ کی معروف سیاسی شخصیت ملک شاہنواز اعوان، چوہدری اقبال گجر اور ان کے علاوہ کئی باا ثر شخصیات نے شرکت کی۔ پروگرام میں شریک طلبا کو صحیح جوابات دینے پر مختلف انعامات سے نوازا گیا۔ بمپر پرائز سائیکل کے لئے چار طلبا میں قرعہ اندازی ہوئی، قرعہ اندازی میں رحمانیہ مسجد میں پڑھنے والے طالب علم کا نام نکلا، باقی تین طلبا کو حضرت اقدس حافظ عبدالقیوم نعمانی صاحب نے ہزار ہزار روپے انعام دیا۔ پروگرام کے آخر میں پرنسپل حضرات کو مولانا اللہ وسایا صاحب کے دست مبارک سے خوبصورت اعزازی شیلڈ دی گئی اور مولانا حافظ عبدالقیوم نعمانی مدظلہ کی دعا پر پروگرام اختتام پذیر ہوا۔ ☆☆

چناب نگر ومضافات میں سلسلۂ دروس قرآنیہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام چناب نگر اور اس کے مضافات (مثلاً: ولہ، موضع کلس، ڈاور، چاہ مخدوماں، ٹھٹھی بالا راجہ، ٹھٹھہ میاں لالہ، خضرکی، کیلے کی، کھڑکن، ستی والا، دنوٹی والا، کھچیاں، چھنی قریشیاں وغیرہ) کی مختلف مساجد میں حضرت مولانا غلام مصطفیٰ (مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت چناب نگر) کی سرپرستی میں ''دروسِ قرآن'' کے عنوان سے پروگرام رکھے گئے، جن میں ''مدرسہ عربیہ ختم نبوت مسلم کالونی، چناب نگر'' کے شعبہ کتب کے حضرات اساتذۂ کرام (مولانا غلام رسول دین پوری، مولانا محمد احمد، مولانا محمد امین، مولانا صغیر احمد، مولانا محمد شاہد، مولانا الیاس الرحمٰن، مولانا شفیق الرحمٰن، مولانا محمد عمر ساقی، مولانا محمد وسیم) نے مختلف موضوعات (توحید، رسالت، ختم نبوت، حیات مسیح عیسیٰ ابن مریمؑ، نماز زکوٰۃ، فکر آخرت وغیرہ) پر بہت ہی شاندار اور دلچسپ انداز میں بیانات فرمائے، جس سے اہالیان علاقہ کو بہت ہی فائدہ ہوا اور دینی معلومات سے روشناس ہوئے، بعض علاقہ والوں نے شدت اشتیاق میں اپنی طرف سے اشتہار چھپوائے اور علاقہ کی مختلف مساجد میں چسپاں کئے۔ اللہ تعالیٰ ادارہ ہذا کے فیض کو دیر اور دور تک عام فرمائے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی خدمات جلیلہ کو شرف قبولیت سے نوازیں۔ آمین ثم آمین۔

قادیانیت کی سرکوبی امت مسلمہ کی عظیم ذمہ داری ہے

عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس ژوب میں علماء کرام کے بیانات

ژوب.... فرقہ واریت کو ہوا دینے کے پس منظر میں قادیانیوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ قادیانیوں کو پارلیمنٹ سے غیر مسلم اقلیت قرار دلوانا تمام مسالک کے علماء اور عوام کا عظیم کارنامہ ہے۔ قادیانیت کی سرکوبی امت مسلمہ کی عظیم ذمہ داری ہے۔ مملکت خداداد پاکستان اس وقت اس بات کی متحمل نہیں کہ ملک پاکستان میں فرقہ واریت کو ہوا دی جائے۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام ژوب میں امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت ژوب شیخ غلام حیدر کی زیر صدارت منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مفتی راشد مدنی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، مرکزی جامع مسجد کے خطیب مولانا اللہ داد کاکڑ، جماعت اسلامی کے مولانا عبدالحی، صوبائی مبلغ مولانا یونس اور دیگر مقامی علماء نے کیا علماء نے کہا کہ امریکا افغانستان سے ناکام ہو کر نکلنے کی ذلت مٹانے کے لئے ملک پاکستان میں ڈیرے ڈال کر یہاں کے مسلمانوں کو آپس میں لڑانے کے لئے فرقہ واریت کو ہوا دے رہا ہے۔ اس کے لئے ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں ڈالر خرچ کر کے دہشت گردی کروا رہا ہے اور اس دہشت گردی کے پس منظر میں قادیانیوں کو نظر انداز کرنا نیک شگون نہیں۔ قادیانی اسلام کا ٹائٹل استعمال کر کے امت مسلمہ کو دھوکا دے کر آئین سے بغاوت کے مرتکب ہو رہے ہیں، قادیانی صرف دین کے غدار نہیں بلکہ آئین پاکستان کے بھی غدار ہیں حکومت قادیانیوں کو آئین و قانون کا پابند بنائے۔

علماء نے کہا کہ قادیانیوں کے ساتھ بائیکاٹ اور قطع تعلق قرآن و حدیث کی روشنی میں عدل و انصاف کے عین مطابق ہے۔ قادیانیت اسلام کے خلاف ایک ناسور ہے قادیانی مسلمانوں کو دینی، معاشی، اقتصادی اور معاشرتی غرضیکہ ہر اعتبار سے تہی دست کرنے کے درپے ہیں۔ فتنہ قادیانیت اسلام، پیغمبر اسلام اور ملت اسلامیہ کے دشمن ہیں ان سے کسی نوعیت کا تعلق اور رابطہ رکھنا اور قادیانی مصنوعات کا استعمال حرام ہے۔ علماء نے کہا کہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے قادیانیوں کو ان کی ماں کے گھر تک پہنچایا ہے، برطانیہ قادیانیوں کی ماں ہے۔ جس نے ان کو جنم دیا ہے، ان کا گرو اپنی ماں کی گود میں بیٹھا ہوا ہے اور دنیا بھر میں قادیانیت کی جھوٹی تبلیغ کا پرچار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ کانفرنس میں اس عزم کا اظہار کیا گیا کہ دنیا بھر میں قادیانیت کا تعاقب جاری رکھا جائے گا اور فتنہ قادیانیت کو

ہر مسلمان پیغمبر اسلام ﷺ کے منصب ختم نبوت کا تحفظ کرتا رہے گا

ختم نبوت کانفرنس چمن میں علمائے کرام کے خطابات

چمن.... عقیدہ ختم نبوت دین اسلام کی اساس اور بنیاد ہے، اگر یہ عقیدہ محفوظ ہے تو دین اسلام کے تمام فرائض و ارکان محفوظ ہیں، مسلمان کہتے ہی اس کو ہیں جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت و رسالت اور آپ کی ختم نبوت کا عقیدہ رکھتا ہو۔ ان خیالات کا اظہار عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بلوچستان کے زیر اہتمام چمن میں منعقدہ عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس کے موقع پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغ مفتی راشد مدنی، مرکزی مبلغ مولانا قاضی احسان احمد، جے یو آئی کے ضلعی سرپرست شیخ الحدیث مولانا عبدالکریم، صوبائی مبلغ مولانا یونس، قاری جنید احمد فردوسی، مفتی ثناء اللہ اور دیگر مقامی علماء کرام نے کیا۔ علماء کرام نے کہا کہ جب امت مسلمہ قادیانیوں سے کہتی ہے کہ جب تم نے مرزا غلام احمد قادیانی کو نبی تسلیم کر لیا ہے تو پھر تمہارا مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے، تم قادیانی کہلاؤ یا مرزائی کہلاؤ یا لاہوری... تم سب کچھ ہو سکتے ہو لیکن اسلام اور پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں سے تمہارا کوئی تعلق نہیں، لیکن جن کے یہ خود کاشتہ پودے ہیں، جن کے دل قادیانیوں کے لئے دھڑکتے ہیں وہ آج بھی قادیانیوں کو مسلمان باور کرانے کے درپے ہیں اور اس کے لئے نئی صف بندی کر رہے ہیں کہ ہم قادیانیوں کو مسلمان منوا کر رہیں گے۔ روزنامہ امت کی خبر ریکارڈ پر ہے کہ اسرائیل نواز امریکی ارکان کانگریس نے ''مسلم احمدیہ کاکس'' کے نام سے قادیانیوں کی سپورٹ کے لئے گروپ بنا لیا ہے جس کا مقصد پاکستان، سعودی عرب اور انڈونیشیا سمیت دنیا بھر میں جن اسلامی ممالک میں قادیانیوں کو غیر مسلم ڈیکلیئر کیا گیا ہے، ان ممالک سے ایسے قوانین ختم کرائیں گے اور اس گروپ نے قادیانیوں کو ایک عام مسلمان کا مقام دلانے کی مذموم کوششوں کا اعلان کیا ہے، لیکن ہم قادیانیوں اور ان کے آقاؤں کو متنبہ کرتے ہیں کہ جب تک محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام زندہ ہیں، اس وقت تک انشاء اللہ تمہاری کوششیں کامیاب نہیں ہوں گی۔ علماء نے کہا کہ امریکیوں اور ان کے ایجنٹ قادیانیوں کو یاد رکھنا چاہئے کہ یہودی محققین بھی اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت مسلمانوں کے لئے اسلام کی روح کی حیثیت رکھتی ہے اور یہ روح جب تک قائم ہے اس وقت تک ہر مسلمان اپنے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے منصب ختم نبوت کا تحفظ کرتا رہے گا، اگر اس کے لئے جان بھی قربان کرنا پڑے تو ہر مسلمان اس کو اپنے لئے سعادت ہی سمجھے گا۔

عاشقانِ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے نویدِ مسرت

تقریباً 40 سال بعد پہلی مرتبہ مجاہدین و شہدائے ختم نبوت کی لازوال قربانیوں کا ثمرہ منظرِ عام پر!

لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

- ★ قومی اسمبلی میں قادیانی مسئلہ پر بحث کی 21 روزہ کاروائی کی رپورٹ جسے حرف بہ حرف حکومت نے 21 حصوں میں شائع کیا
- ★ یہ سرکاری مستند دستاویز اپنے قاری کو حق و باطل کے معرکہ سے اسطرح روشناس کرتی ہے کہ مرزا غلام قادیانی کے پیروکاروں کے گرو مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے گروؤں کی ذلت آمیز شکست کا عبرت ناک نظارہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔
- ★ یہ رپورٹ مرزا غلام قادیانی اور قادیانیت کے کذب اور دجل پر مہر اور ہر قادیانی و لاہوری کے لئے ”اتمام حجت“ ہے۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے پہلی مرتبہ انتہائی کاوش و عرق ریزی سے تحقیق و تخریج سے آراستہ کر کے سرکاری رپورٹ کو 5 جلدوں (2952 صفحات) میں شائع کر دیا ہے۔ جو کہ مجلس کے ہر دفتر سے صرف لاگت کے خرچہ -/1000 روپے پر دستیاب ہے علاوہ ڈاک خرچ، نیز vp کی سہولت حاصل نہ ہوگی۔
- ★ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے سارے عالم میں اس ”اتمام حجت“ کو قائم کرنے کیلئے یہ پانچ جلدیں انٹرنیٹ پر ملاحظہ کرنے اور مفت محفوظ download کرنے کی سہولت بھی بہم پہنچادی ہے۔

صرف ایک کلک سے ملاحظہ اور ڈاؤن لوڈ فرمائیں

www.amtkn.com
www.khatm-e-nubuwwat.com
www.khatm-e-nubuwwat.info
www.laulak.info
www.facebook.com/amtkn313

www.amtkn.com/nareportv1.pdf
www.amtkn.com/nareportv2.pdf
www.amtkn.com/nareportv3.pdf
www.amtkn.com/nareportv4.pdf
www.amtkn.com/nareportv5.pdf

ameer@khatm-e-nubuwwat.com, popalzai@amtkn.com

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ ملتان

061- 4783486
0300-4304277